رجسٹرڈ ای۔ پی ۸۶۱

Regd E.P 861.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

بدر

ہفت روزہ — قادیان

ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم۔ اے

اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے — ممالک غیر ۷½ روپے — فی پرچہ ۲ آنے

تواریخ اشاعت — ۷-۱۴-۲۱-۲۸ —

جلد ۴	۲۸ امان ۱۳۳۴ ہش ∴ ۲۸ مارچ ۱۹۵۵ء	نمبر ۱۲

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک مکتوب

برادر عزیز سیٹھ صاحب!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے جس دن فالج کا حملہ ہوا تھا۔ اس سے ایک یا دو روز قبل آپ کو خط لکھ چکا ہوں۔ امید ہے کہ مل گیا ہوگا۔ اس دوران میں آپ نے اخباروں میں پڑھ لیا ہوگا۔ کہ مجھ پر فالج کا حملہ ہوا۔ اور اب میں پاخانہ پیشاب کے لئے بھی امداد کا محتاج ہوتا ہوں۔ دو قدم بھی چل نہیں سکتا۔

گذشتہ سال دوستوں نے مشورہ کیا تھا۔ کہ امریکہ علاج کے لئے جانا چاہیئے اور انہوں نے مل کر شوریٰ میں بھی ایک چندہ کی سکیم بنائی تھی۔ جو زمیندارہ کے مخالف حالات کی وجہ سے پورا تو نہیں ہو سکا۔ مگر بہر حال نصف کے قریب ہو گیا۔ اس عرصہ میں ہم نے امریکہ کی ایکسچینج کی دقتوں کی وجہ سے امریکہ کا ارادہ چھوڑ دیا۔ یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ یورپ میں علاج بہت اعلیٰ ہو گیا ہے۔ خصوصاً سوئٹزرلینڈ کے ڈاکٹر امریکہ جا جا کر سیکھ کر آئے ہیں۔ اور یو۔ این۔ او کی مدد سے یورپ کے ہسپتال بھی اپ ٹو ڈیٹ ہو گئے ہیں۔

بیماری کے اس حملہ کے بعد زندگی کا سوال نہیں رہا۔ کیونکہ زندگی کوئی اہم چیز نہیں ہے۔ سوال یہ پیدا ہو گیا کہ میرا دماغ بے کار ہو گیا ہے۔ نہ میں سوچ سکتا ہوں نہ میں تفصیلی طور پر کوئی سکیم اسلام کی فتح کی بنا سکتا ہوں۔ نہ تفسیر لکھ سکتا ہوں۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں یورپ ہو آؤں۔ تاکہ میں کام کے قابل ہو جاؤں۔ ایسی حالت میں میں بیوی بچوں کو پیچھے نہیں چھوڑ سکتا۔ اس لئے سب کو ساتھ ہی لئے جا رہا ہوں۔ انشاء اللہ۔ لوگوں کی نگاہ میں اتنے بڑے قافلے کو لے جانا عجیب معلوم ہوتا ہے۔ میرا یقین ہے۔ کہ وہ عجیب خدا ان حالات میں بھی میرے لئے عجائب ہی دکھائے گا۔ انشاء اللہ مشکلات رائی کائی ہو جائیں گی۔ **آسمان گرائے گا اور زمین اُگائے گی** ۞ اور خدا کے فرشتے ہر جگہ پر انتظام کرتے پھریں گے۔ کیونکہ آخر وہ میرے دوست اور ساتھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہمارے درمیان دوستی اور بھائی چارہ پیدا کیا ہے۔ پس آسمان پر جبرائیل اور زمین پر جبرائیل کے مظہر میرے کام میں لگیں گے۔ پھر مجھے فکر کس بات کی ہو۔ فکریں عارضی آتی ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ ان فکروں کو بھی نرم کر دے گا۔

ولایت میں ہمارا پتہ وہی ہوگا۔ جو ہمارا مشن کا پتہ ہے۔ آپ سہولت سے وہاں خط بھجوا سکتے ہیں۔ اگر کوئی تبدیلی ہوئی۔ تو آپ کو اطلاع دے دوں گا۔ ان دنوں آپ کا خاندان بھی بہت دعاؤں کا محتاج ہے۔ انشاء اللہ میں اس سفر میں آپ کے خاندان کو دعاؤں میں یاد رکھوں گا۔ آپ میری زندگی کے سفر کے ساتھی ہیں۔ پھر میں آپ کو کس طرح بھول سکتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس اللہ تعالیٰ نے سیٹھ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو مدراسی کی شکل میں اپنے فرشتے بھجوائے۔ تھے۔ میرے پاس اللہ تعالیٰ نے آپ کی شکل میں فرشتے بھجوائے ہیں۔ اس لئے لازماً جب بھی کوئی فرشتہ آئے گا۔ تو آپ کو یاد کرا جائے گا۔ کیونکہ بھائی بھائی اور دوست دوستوں کو یاد رکھتے ہیں۔ جن کو خدا ملائے ان کا رشتہ کوئی نہیں توڑ سکتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد میں بھی آپ جیسا اخلاص پیدا کرے۔ بلکہ آپ سے بھی بڑھ کر۔ اور جو دنیوی برکات آپ کو اور آپ کے بھائیوں کو نصیب ہوئی تھیں۔ وہ اب آپ کی اولاد کی طرف منتقل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ... احمد بھائی مرحوم کی اہلیہ مکرمہ کو بھی صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کی اولاد پر بھی بڑے فضل کرے۔ اور ان کو اپنی ماں بہنوں کی خدمت کی توفیق بخشے۔ تا ان کے باپ کی روح خوش رہے۔

وَالسَّلَام — دستخط مرزا محمود احمد

ہندوستان کی جماعت کا خیال رکھیں۔ آپ کی طبیعت میں جو شرم و حیا ہے اس کی وجہ سے میں آپ پر کام کی بڑی ذمہ داری نہیں ڈالتا۔ مگر وقت آ گیا ہے۔ کہ آپ آگے آ کر جماعت کو مضبوط کریں۔ اور مرکز **قادیان** کو مضبوط کرنے کی سعی فرمائیں۔ میں نے اپنا ایک بیٹا اس وادی غیر ذی زرع میں بسا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو کام کی توفیق دے۔ اور آپ دونوں مل کر اس وسیع ملک کے باوا آدم ثابت ہوں۔ ایک دن آنے والا ہے کہ ان ملکوں میں آپ لوگوں ہی کی روحانی اور جسمانی نسل ہوگی۔ آپ نے ہمیشہ میرے ساتھ وفاداری کا سلوک کیا۔ حالانکہ آپ انسان اور کمزور تھے۔ خدا تعالیٰ طاقتور اور مالک ساز و سامان ہے وہ کس طرح آپ سے بے وفائی کر سکتا ہے۔ اگر وہ آپ سے بے وفائی کرے گا۔ تو گویا مجھ سے بے وفائی کرے گا۔ مگر مجھ سے بے وفائی نہ پہلے اس نے کی نہ آئندہ کرے گا۔ وہ میرے دائیں بھی بائیں بھی آگے بھی پیچھے بھی سر کے اوپر بھی اور دل کے اندر بھی ہے۔ ہر ایک شخص جو میری طرف ہاتھ بڑھاتا ہے۔ خدا کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے۔ اور جو مجھ پر زبان چلاتا ہے۔ خدا کی طرف چلاتا ہے۔ اس کی ماں اُسے نہ جنتی تو اچھا تھا۔ اس کی دردناک حالت پر فرشتے رحم کریں۔

دستخط۔ مرزا محمود احمد (۱۱ ۔۳ ۔۵۵ انگلستان)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

ربوہ۔ ۱۷ مارچ بوقت سوا گیارہ بجے قبل دوپہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل دو بجے بعد دوپہر مع اہل بیت و خدام لاہور سے بذریعہ موٹر کار ربوہ واپس تشریف لے آئے۔

سفر میں حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی رہی۔ ربوہ پہنچ کر حضور نے کچھ دیر آرام فرمایا۔ چونکہ آرام سے قبل حضور نے فروٹ سالٹ کا استعمال فرمایا تھا اس کے اثر کے نیچے آرام کے بعد حضور کو ایک بڑی حاجت ہوئی جس سے حضور نے بہت ضعف محسوس کیا۔ اس وقت دل کی حالت ٹھیک تھی۔ مگر ضعف کا احساس بہت تھا یہ کیفیت چند گھنٹے رہی۔ حضور کے ارشاد کے ماتحت لاہور سے ڈاکٹر منگوائے گئے۔ چنانچہ رات سوا نو بجے ڈاکٹر سیلزر (Dr. Selzer) آئے۔ انہوں نے معائنہ کے بعد کہا کہ حضور کے دل ×۲

×۲ کی حالت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل ٹھیک ہے۔ اسی طرح صبح ساڑھے سات بجے کرنل الٰہی بخش صاحب تشریف لائے۔ اور ڈاکٹر محمد افضل صاحب اور ڈاکٹر عبید اللہ صاحب ہومیوپیتھ تشریف لائے۔ سب نے معائنہ کے بعد دل کی حالت کو بالکل تسلی بخش بتایا اور کل شام کے ضعف کی وجہ معدہ و انتڑیوں کے اثر کے تحت بتلایا۔ صبح بلڈ پریشر ۱۲۶ ہے۔ اور حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

۱۷ مارچ بوقت ساڑھے سات بجے شام آج دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ ٹمپریچر نارمل رہا۔ اور دوپہر حضور نے آرام بھی فرمایا۔ اور بعد عصر حضور موٹر میں بیٹھ کر لائلپور کی طرف سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ آج دن میں کئی بار حضور کمرے کے اندر ٹہلے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک ۔

(ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا)

معارف القرآن

"آسمانی نشانات"

ویقولون لولا انزل علیہ آیۃ من ربہ ۔۔۔۔۔۔
الی قولہ تعالیٰ من المنتظرین۔ (یونس ۲۱)

ترجمہ۔ اور وہ کہتے ہیں۔ کہ اس رسولؐ پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشان کیوں نہیں اتارا گیا۔ اسلئے تو انہیں کہہ کہ اس غیب کی بات کا علم اللہ تعالےٰ ہی کے پاس ہے اس لئے تم اس کا انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔

تشریح۔ کیا یہ عجیب بات نہیں ہے کہ یہ سورت تو شروع ہی تلک آیات الکتٰب الحکیم سے ہوتی ہے۔ (یعنی یہ کتاب حکیم کی آیات ہیں) مگر مخالفین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔ کہ اس پر کوئی آیت نہیں اُتری۔ اِس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آیات ہر شخص کو نظر نہیں آیا کرتیں۔ ان کے دیکھنے کے لئے بھی خشیت اللہ کی آنکھ کی ضرورت ہے۔ ورنہ کس طرح ممکن تہا کہ آیات کے نازل ہونے کے بعد بھی وہ یہ مطالبہ کرتے کہ اس پر اگر آیات نازل ہوتیں تو کیا اچھا ہوتا۔

آج بھی بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالف علماء یہی کہا کرتے ہیں کہ اگر ان پر کوئی آیت اترتی تو ہماری عقل ماری گئی تھی کہ نہ مانتے۔ مگر وہ یہ بھول جاتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دشمنوں کی بھی تو عقل نہ ماری ہوئی تھی کہ انہوں نے نہ مانا۔ ان کے راستہ میں بھی یہی روک تھی کہ انہوں نے خدا تعالےٰ کے خوف سے کام نہ لیا۔ پس اُن کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا۔

انما الغیب للّٰہ کے فقرہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پیشگوئیوں میں وقت کی تعیین کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ اگر اس کی ضرورت ہوتی تو یہ نہ کہا جاتا کہ عذاب کی پیشگوئی کے وقت کا علم اللہ تعالےٰ ہی کو ہے۔ بلکہ ان کے سوال کے جواب میں اس "وقت" سے ان کو آگاہ کیا جاتا مگر اللہ تعالےٰ نے ایسا نہیں کیا یہی کہہ دیا ہے کہ وقت کا علم اللہ تعالےٰ کو ہے۔ جب وہ وقت آئیگا وہ خود حقیقت کو ظاہر کردے گا۔ انی معکم من المنتظرین کہہ کر کافروں کو جو عذاب کا مطالبہ کرتے تہے نہایت لطیف جواب دیا ہے۔ کہ عذاب کے جلدی نہ آنے سے گھبراہٹ تو مجھے ہونی چاہیئے تھی جو آئے دن تمہارے ظلموں کا نشانہ بن رہا ہوں۔ کہ تم لوگوں کو جو گھروں میں بیٹھے ہو مجھے مارا اور پیٹا جاتا ہے۔ گھر سے باہر نکلنے سے روکا جاتا ہے۔ مگر میں اطمینان سے انتظار کر رہا ہوں۔ اور گھبرا تم رہے ہو۔ کہ عذاب کیوں جلدی نہیں آتا۔ بھلا تو اجب میں انتظار کرتا ہوں۔ تو تمہارے لئے انتظار کرنا کیوں دوبھر ہو رہا ہے۔ (تفسیر کبیر)

کلام سیّد الانامؐ

حلاوت ایمان

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین باتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں پائی جائیں۔ اس نے ایمان کی حلاوت پائی۔

اوّل۔ یہ کہ اللہ اور اس کا رسول انسان کو ساری دنیا سے عزیز تر ہوں۔

دوم۔ جس سے محبت کرے اللہ کی خاطر کرے۔ **سوم**۔ اسلام لانے کے بعد اب کفر کی طرف لوٹ جانے کو ایسا ہی ناپسند کرے جیسا کہ آگ میں پڑ جانے کو ناپسند کرتا ہے۔ (بخاری)

ملفوظات امام الزمانؑ

"مسیح موعودؑ کی علامات خاصہ"

"مسیح کے نام پر جو (حدیثوں میں) پیشگوئی ہے اس کی علامات خاصہ درحقیقت دو ہی ہیں۔ ایک یہ کہ جب وہ مسیح آئیگا تو مسلمانوں کی اندرونی حالت جو اس وقت بغایت درجہ بگڑی ہوئی ہوگی۔ اپنی صحیح تعلیم سے درست کر دیگا۔ اور انکے روحانی افلاس اور باطنی ناداری کو بکلی دُور فرما کر جواہرات علوم و حقائق و معارف انکے سامنے رکھ دیگا۔ یہاں تک کہ وہ لوگ اس دولت کو لیتے لیتے تھک جائیں گے۔ اور ان میں سے کوئی طالب حق روحانی طور پر مفلس اور نادار نہیں رہیگا۔ بلکہ جس قدر سچائی کے بھوکے اور پیاسے ہیں انکو بکثرت طیّب غذا صداقت کی اور شربت شیریں معرفت کا پلا جائیگا۔ اور علوم حقہ کے موتیوں سے ان کی جھولیاں پُر کر دی جائیں گی۔ اور جو مغز اور لب لباب قرآن شریف کا ہے اس عطر کے بھرے ہوئے شیشے اُن کو دیئے جائیں گے۔"
(ازالہ اوہام صفحہ ۵۱۸ حاشیہ)

(مرتبہ محمد حفیظ بقاپوری)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ پیغام

احباب جماعت کے نام

ربوہ ۱۶ مارچ۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیطرف سے ۱۵ مارچ کی شب کو لاہور سے احباب جماعت کے نام انگریزی میں جو پیغام موصول ہوا اسکا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میں اب روبصحت ہوں۔ اگرچہ کل شام بہت پریشانی رہی۔ گاہے گاہے دل کا حملہ ہوتا رہا۔ لیکن ڈاکٹروں کی متفقہ رائے یہ تہی کہ یہ صرف دل کے ظاہری فعل سے تعلق رکھنے والے معمولی حملے تہے۔ کسی قسم کی دل کی عضوی اور اندرونی خرابی سے ان کا کوئی تعلق نہ تہا۔ بلکہ ان کی وجہ صرف معدے اور ہاضمے کی خرابی تہی۔ ان حملوں کے باوجود انہوں نے اس بات پر اصرار کیا۔ کہ مجھے لارنس گارڈن میں سیر کے لئے جانا چاہیئے۔ چنانچہ میں سیر کے لئے گیا۔ اور اس کا میری صحت پر بہت خوشگوار اثر پڑا۔ جب ہم سیر سے واپس آئے۔ تو عام حالت بہت اچھی تہی۔ لیکن سابقہ حملے کی وجہ سے دماغ میں ایک قسم کا خوف سا بیٹھ گیا تہا۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کئی گھنٹے تک میرے پاس رہے اور نبض دیکھتے رہے۔ اس سے دل میں اعتماد بحال ہو گیا اور میں کئی گھنٹے گہری نیند سویا۔ صبح حالت نسبتاً بہتر تہی میں اپنے کمرے میں ٹہلتا رہا۔ اور دن میں بہت سے ڈاکٹروں کو مشورہ کے لئے بلایا گیا۔ ان میں ایک جرمن ڈاکٹر بہی شامل تہا۔ جرمن ڈاکٹر نے برقی مشین کے ذریعہ دل کے فعل کا عکس (کارڈیوگرام) اتارا۔ وہ بہی حتمی طور پر ڈاکٹر کرنل الہٰی بخش کی اس رائے سے متفق تہا۔ کہ حملے کی شدت خواہ کسی بہی نوعیت کی تہی۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب دور ہو چکی ہے۔ اور اس کے کسی قسم کے بُرے اثرات باقی نہیں ہیں۔ کہ جن سے بیماری کا نشان ملتا ہو۔ اور یہ کہ اب میرے لئے صرف یہ علاج ہے کہ میں تبدیلیٔ آب و ہوا کے لئے ملک سے باہر چلا جاؤں۔ اور اپنی بیماری کے متعلق سب کچھ بھلا دوں۔ مکمل آرام اور ہر قسم کے تفکرات کو بھلا دینے کے بعد میرا جسم اور دماغ معمول کے مطابق کام شروع کر دے گا۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے میں پوری طرح صحت مند ہو جاؤں گا۔ میں نے اس سے کہا کہ تفکرات کو بھلا دینے کی تلقین تو آسان ہے۔ لیکن اس پر عمل کرنا مشکل ہے۔ لیکن اس نے اصرار کیا کہ ایسا کرنا ہی پڑے گا۔ اور اس کے آغاز کے طور پر مجھے تمام ملاقاتیں وغیرہ بند کر دینی چاہئیں۔ اور اپنے دوستوں اور احباب سے دور کہیں باہر چلا جانا چاہیئے۔ میں نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ میں اس کی ہدایت کے مطابق ایسا کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔ لیکن اپنے اس وعدے کو پورا کرنے کے لئے احباب کی دعاؤں اور ان کی مدد کی ضرورت ہے۔ خدا ہمارا حامی و ناصر ہو۔ جس طرح کہ وہ پہلے بہی ہماری نصرت فرماتا رہا ہے۔ بلکہ اس سے بہی کہیں بڑھ کر اس کی مدد ہمارے شاملِ حال رہے۔" آمین!

(الفضل مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۵۵ء)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ مارچ۔ خواجہ عبدالرحمن صاحب رضؓ (صحابی) امرتسری ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول وفات پاگئے۔ ربوہ جنازہ لایا گیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑہائی اور کندھا دیا اور قطعہ صحابہ میں تدفین کے بعد دعا فرمائی۔ احباب مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۲۰ مارچ۔ سردار مہتاب سنگھ صاحب اسسٹنٹ کسٹوڈین گورداسپور نے بیت الظفر میں کل اور آج صدر انجمن احمدیہ و احباب قادیان کے مقدمات بابت واپسی املاک کی سماعت کی۔

قادیان ۲۳ مارچ۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الاسدی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے سفر یورپ پر روانگی کے موقعہ پر الوداع کہنے کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔

قادیان ۲۴ مارچ ۱۹۵۵ء ۸ بجے شب کی گاڑی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل بیت کراچی کے لئے روانہ ہو گئے تا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے حضور کے سفر یورپ پر جانے سے قبل ملاقات کر سکیں۔

جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بصیرت افروز تقریر

دوران سال کے اہم واقعات پر تبصرہ

فرمودہ ۲۷/۱۲/۵۴ء بمقام ربوہ۔ تقریر نویس مکرم مولوی محمد یعقوب مولوی فاضل

(قسط دوم حصہ اول)

انتظام جلسہ

جلسہ کے انتظام کے متعلق بھی میں دوستوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس دفعہ

جلسہ کا انتظام

بدل گیا۔ اور پھر مجھے کارکنوں نے بتایا کہ کسیر کم ہو گئی ہے۔ میرے نزدیک کھانے سے بھی زیادہ مکان اور کسیر کی اہمیت ہوتی ہے۔ لوگ گھر سے آئے، چارپائیاں چھوڑ کر آئے تو کم سے کم ان کے لئے زمین پر تو ایسی جگہ ہونی چاہیئے کہ ان کی کمر ٹھیک رہ سکے۔ اور لیٹ کے انہیں نیند آ جائے۔ قیدیوں کے متعلق جو کتابیں میں نے پڑھی ہیں۔ ان سے پتہ لگتا ہے کہ ہمارے ملک میں قیدی کو کوئی خاص چٹائی وغیرہ ایسی نہیں ملتی جس پر وہ آرام کر سکے۔ بس دو کمبل دے دیتے ہیں کہ ایک کو نیچے بچھا لو۔ اور ایک کو اوپر اوڑھ لو۔ اس سے زیادہ اس کے آرام کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ مگر ہم تو اس کے بھی خلاف ہیں۔ اور حکومت سے یہی چاہتے ہیں کہ قیدیوں کو بھی اس سے اچھی جگہ دو۔ کیونکہ بہرحال وہ انسان ہیں۔ انہوں نے زندگی بسر کرنی ہے۔ انہیں تم نے اپنے سارے

رشتہ داروں سے محروم

کر دیا۔ اس سے زیادہ اور کیا سزا ہو گی۔ تو کسیر کا وقت پر مہیا کرنا اور اتنی کثرت سے مہیا ہونا کہ لوگ اس سے آرام حاصل کر سکیں۔ اور زمین کی سختی اور ٹھنڈک ان کو نقصان نہ پہنچائے یہ نہایت ضروری اور لازمی امر ہے۔ اسی طرح

مکانوں کے متعلق

بھی اس دفعہ بہت شکایت ہوئی۔ کہ مکانوں میں دقت ہے۔ خصوصاً عورتوں میں تو بہت ہی دقت ہوئی۔ ان کے لئے کچھ خیمے لگائے گئے ہیں۔ لیکن وہ خیمے بھی ان کی تعداد سے جو بڑھ گئی ہے کم ہیں۔ پس آئندہ ان امور کا وقت پر انتظام کیا جایا کرے۔ اور اس کے متعلق اصولی طور پر تصفیہ کر کے انجمن کے پاس رپورٹ کی جائے۔ مجھ سے بھی مشورہ لے لیا جایا کرے۔ تاکہ آئندہ اس قسم کی دقتیں پیش نہ آئیں۔

اسی طرح

لاؤڈ سپیکر کے متعلق شکایت

ہوئی ہے۔ کل عورتوں نے کہا کہ سارا دن ہمیں تقریریں ہی نہیں ملیں۔ انہوں نے کہا ہے بولنے والا بولتا تھا۔ لیکن ہمارے پاس تو اس کی آواز اس طرح آتی تھی کہ ہم سمجھتے تھے آدمی نہیں جانور بول رہا ہے۔ حالانکہ لاؤڈ سپیکر کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ بغیر اس کے بولنے والے کے گلے پر بوجھ پڑے۔ تمام حاضرین تک آواز پہنچ جائے۔ اگر یہ غرض پوری نہ ہو۔ تو پھر لاؤڈ سپیکر اکثر اوقات بجائے فائدہ کے نقصان کا موجب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح

کئی انتظام اس قسم کے ہیں

جن کے متعلق میں دیکھتا ہوں کہ ہر سال نئے سرے سے سوچے جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ ہر سال ہی بدلتے ہیں۔ مثلاً پولیس آتی ہے گورنمنٹ نے ان کا فرض مقرر کیا ہوا ہے کہ جو کچھ یہ کہتے ہیں۔ وہ لکھ کے لاؤ۔ اب تمہیں تو اس پر خوش ہونا چاہیئے بے شک جو شخص سیڈیشن (Seditious) کی باتیں کرتا ہے۔ فساد کی باتیں کرتا ہے۔ وہ تو ڈرے گا۔ کہ یہ میری رپورٹ لکھیں گے۔ اور اوپر پہنچے گی۔ تو خبر نہیں کیا ہو گا۔ ان کو کسی طرح دق کر کے نکالو۔ مگر تمہاری تو یہ کیفیت ہے کہ "بلی کے بھاگوں چھیکا ٹوٹا" تمہیں کہتے ہیں تبلیغ نہ کرو۔ اور آپ ہماری تبلیغ کے کرو دروں تک پہنچاتے ہیں۔ رپورٹ پہلے سپرنٹنڈنٹ پولیس پڑھتا ہے۔ پھر ڈپٹی کمشنر پڑھتا ہے۔ پھر کمشنر پڑھتا ہے پھر چیف سیکرٹری پڑھتا ہے۔ پھر گورنر صاحب پڑھتے ہیں غرض وہ کہتے ہیں تبلیغ نہ کرو مادر زاد خود سامان کرتے ہیں کہ ہم تبلیغ کریں آگے سے زیادہ [illegible] موقعہ ہو سکتا ہے۔ پس ہمیشہ ان کے لئے اچھی جگہ بنانی چاہیئے۔ اور انہیں

ایسا موقعہ دینا چاہیئے

کہ وہ تمہارا ایک ایک لفظ لکھیں۔ تاکہ اوپر کے سارے افسر وہ ایک ایک لفظ پڑھیں جو تم نے تبلیغ کے سلسلہ میں کہے ہیں۔ بہرحال اگر تو رپورٹر جھوٹ بولنے والا ہے۔ تو لکھنے سے جھوٹ کم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اگر تم اس کو اچھی طرح لکھنے کا موقعہ نہیں دو گے۔ تو وہ بچ کے ساری تقریر اپنے پاس سے بنائے گا۔ اور اس میں بہت زیادہ اس کے لئے جھوٹ کا موقعہ ہو گا۔ اور اگر وہ لکھے گا۔ تو لکھنے کی وجہ سے اس کا جھوٹ کم ہو جائے گا۔ اور اگر وہ شریف آدمی ہے۔ تو پھر جو کچھ وہ لکھے گا وہ تمہاری اعلیٰ درجہ کی تبلیغ ہو گی گویا لوگ تو تمہیں تبلیغ سے روکتے ہیں۔ اور خدا تمہارے لئے دروازہ کھولتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے اس ذریعہ سے تمہاری

تبلیغ کا ایک راستہ

کھول دیا ہے۔ وہ آپ آتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں۔ اور اوپر کے افسران تقریروں کو پڑھتے ہیں۔ اگر تم مثلاً یہاں کے جلسہ کی تقریروں کا ایک رسالہ لکھو۔ اور ڈپٹی کمشنر کو جا کے کہو کہ پڑھو۔ تو شرم سے وہ لے تو لے گا۔ کہے گا شکریہ بہت اچھا۔ لیکن گھر میں جا کر پھینک دے گا۔ اور کہے گا مجھے کہاں فرصت ان باتوں کی ہے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو تم وہی رسالہ جا کے دے دو۔ تو وہ منہ سے تو کہہ دے گا کہ بہت اچھا شکریہ۔ بڑی مہربانی کہ آپ یہ رسالہ لائے ہیں۔ اور جا کے گھر میں پھینک دے گا۔ بلکہ شائد اس کے گھر کی بازار یا باورچی اس سے چولہا ہی جلائے۔ اسی طرح اوپر

کمشنر کے پاس

لے جاؤ۔ تو وہ بھی نہیں پڑھے گا۔ چیف سیکرٹری کے پاس لے جاؤ۔ تو وہ بھی نہیں پڑھے گا۔ لیکن یہ پولیس والے جو کچھ تمہاری تبلیغ کی باتیں لکھیں گے۔ انہیں یہ سارے پڑھیں گے۔ اور ایک ایک لفظ پڑھتے جاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ شائد آگے وہ لفظ آئے گا جو ہمارے کام کا ہے۔ پھر اور آگے پڑھتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ آگے آئے گا۔ اتنے میں تمہاری تمام بات سنی جاتی ہے

تو یہ تو

ایک اعلیٰ درجہ کا موقعہ

خدا تمہارے لئے نکالتا ہے۔ نہیں تو اگر ڈرانا جائز ہوتا تو تم کو چاہیئے تھا کہ انہیں جا کے ڈراتے۔ کہ اب کے خبر نہیں کیا کیا خطرناک تقریر ہو رہی ہے بہت سامان بھیجا جائے۔ جو ایک ایک لفظ نوٹ کرے۔ کیونکہ بڑی بھاری باتیں ہونے والی ہیں بہرحال وہ جتنا تمہارا ریکارڈ اوپر بھیجیں گے اتنا ہی تمہارے لئے مفید ہو گا وہ اتنی ہی تمہاری تبلیغ ہے کیونکہ ایک ایک لفظ جو جنبش لکھا جاتا ہے پاس افسر اس کو پڑھ لیتا ہے۔ اور تمہاری ہی تبلیغ ہو جاتی ہے۔ یہ چیزیں ہمیشہ ہوتی ہیں۔ لیکن ہر دفعہ ہی میرے پاس شکایت آ جاتی ہے کہ

کرسیوں کا انتظام

نہیں تھا۔ یا میزوں کا انتظام نہیں تھا بعض اوقات اس قسم کی تکلیفیں ملیں جن سے ان کے کام میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ بعض دفعہ وہ ہمارا فرض نہیں بھی ہوتا۔ لیکن میں تو یہ بتاتا ہوں کہ فرض کا سوال نہیں۔ تم کو تو خوش ہونا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے تبلیغ کا ایک راستہ کھولا ہے۔ پھر بہرحال جو لوگ آتے ہیں۔ وہ فرشتے ہی ہیں۔ مثلاً مجھے اطلاع دی گئی تھی کہ اس دفعہ پولیس کی قریباً چالیس پچاس کی نفری آئی ہے۔ اب

یہ کتنی اچھی بات ہے

کہ تمہارے لئے چالیس پچاس آدمی آ گیا جو تبلیغ پر مجبور رہے۔ کیونکہ اس کی ڈیوٹی اسے مجبور کرتی ہے کہ وہ سنے۔ اگر تمہاری باتیں سچی اور اچھی ہیں۔ تو ان میں سے ہی ایسے لوگ پیدا ہو جائیں گے۔ جن کے دل پر وہ باتیں اثر کریں گی۔ اور وہ صداقت کو قبول کر لیں۔

اس کے بعد اور کسی دوسرے مضمون کو شروع کرنے سے پہلے میں

عورتوں سے خطاب

کرتا ہوں۔ کیونکہ اس دفعہ پھر عورتوں کے لئے تقریر کا الگ انتظام نہیں ہو سکا۔

عورتوں کے لئے جوان کا

خصوصی فرض

مقرر کیا گیا ہے۔ میں اس کی طرف انہیں توجہ دلاتا ہوں۔ اور وہ مسجد ہالینڈ ہے۔ ہالینڈ کی مسجد کا بنانا عورتوں کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس فرض کو عورتوں نے اس تندہی سے ادا نہیں کیا۔ جس طرح کہ وہ پہلے ادا کیا کرتی تھیں۔ مسجد ہالینڈ کا سارا چندہ اس وقت تک غالباً ساٹھ پینسٹھ ہزار کے قریب ہوا ہے لیکن اس کے اوپر جو خرچ کا اندازہ ہے وہ جیسا کہ میں نے پچھلے سال بیان کیا تھا قریباً ایک لاکھ دس ہزار روپے کا ہے بلکہ اب تو کچھ اور دقتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ پہلے جو آرچی ٹیکٹ (   ) تھا اس نے اپنا نقشہ دیتے ہوئے لکھ دیا کہ ساٹھ ہزار میں مسجد بنے گی۔ جب دوسرے ماہرین سے پوچھا گیا۔ تو انہوں نے کہا کہ نوّے ہزار لگے گا۔ اب اگر ان کا اندازہ صحیح ہو تو نوّے ہزار یہ اور تیس ہزار کی زمین ہے۔ ایک لاکھ بیس ہزار ہوا۔ پھر جو نگرانی وغیرہ پر خرچ ہوگا پانچ چھ ہزار اس کا بھی اندازہ لگا لو۔ پانچ چھ ہزار فرنیچر کا لگا لو۔ تو ایک لاکھ تیس ہزار بن گیا۔ اس لحاظ سے ابھی قریباً

ستّر ہزار کی رقم کی ضرورت ہے

مجھے ابھی چلتے وقت دفتر نے رپورٹ بھجوائی ہے۔ کہ سارے سال میں عورتوں سے اکیس ہزار روپیہ مانگا گیا تھا۔ اور انہوں نے ۹ ہزار جمع کرکے دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ تحریک کے منتظمین میں بھی کسی قدر سستی پائی جاتی ہے۔ یا یہ کہو کہ ان کو کام کرنے کا طریقہ نہیں آتا۔ جو ان سے پہلے لوگ گزرے ہیں وہ کام کروا لیتے تھے۔ لیکن موجودہ عہدہ دار جو پچھلے سال سے بدلے ہیں کام کروا نہیں سکتے۔ لیکن ہانکتے ضرور ہیں۔ کہ ہم نے اتنا کام کیا اور یوں لوگوں میں شور مچایا۔ لیکن بہرحال شور مچانا وہی کار آمد ہو سکتا ہے جس کا نتیجہ بھی نکلے۔ اگر نتیجہ نہیں نکلتا۔ تو ہم یہ سمجھیں گے کہ کام کرنے والے کے طریق کار میں کوئی نقص ہے۔ مثلاً لجنہ نے لجنہ نے اپنا ہال وغیرہ بنا لیا ہے اور اس پر انہوں نے پچاس ہزار کے قریب روپیہ لگایا ہے۔ وہ آخر جمع ہو گیا کہ نہیں۔ اور وہ روپیہ انہوں نے اس صورت میں اکٹھا کیا ہے جبکہ ابھی

مسجد ہالینڈ کا چندہ

عورتیں دے رہی تھیں۔ جب وہ ان سے ایک مقامی حال کے لئے ایک دو سال میں اتنی رقم جمع کر سکتی تھیں۔ تو وہ مسجد جو کہ نسلوں تک

عورتوں کا نام بلند کرنے اور ان کے ثواب کو زیادہ کرنے کا موجب ہو سکتی تھی۔ اس کے چندہ کے جمع کرنے میں وہ کیوں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ یقیناً کام کرنے میں کوتاہی ہوئی ہے۔ اور کم سے کم

مجھ پر یہی اثر ہے

بڑا ذریعہ ہمارے ہاں اشتہارات کا اور لوگوں کو توجہ دلانے کا اخبار "الفضل" ہوتا۔ مگر میں تو "الفضل" میں کبھی ایسی شکل میں یا اس کے متعلق کوئی اعلان نہیں پڑھا کہ جس سے مجھ پر یہ اثر ہوا ہو کہ صحیح کوشش کی جا رہی ہے۔ پس میں عورتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ابھی ان کے ذمہ اسّی ہزار روپیہ پورا کرنا ہے۔ اور اب تو

مسجد کے نقشے

وغیرہ بن گئے ہیں۔ اور کچھ مقدمہ بازی بھی شروع ہو گئی ہے۔ کیونکہ آرچی ٹیکٹ (   ) نے کہا ہے کہ تم نے کئی نقشے بنوائے تھے۔ سب کی قیمت دو۔ اور ہمارے آدمی کہہ رہے ہیں۔ کہ جو نقشے کام نہیں آئے۔ ان کی قیمت کیوں دیں۔ اب اس نے نالش کر دی ہے۔ اور اس نے وہاں کی عدالت کے سمن ربوہ میں بھجوائے ہیں۔ حالانکہ اس سے معاہدہ تو مقامی امیر یا امام نے کیا تھا۔ اس کی غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ نہ تحریک وہاں پہنچے گی اور نہ عدالت میں اپنا جواب دے گی اور یکطرفہ ڈگری ہو جائے گی۔ اگر وہ مسجد جلدی سے بننی شروع ہو جائے۔ تو پھر سوال حل ہو جاتا ہے دراصل وہاں

قاعدہ یہ ہے

کہ آرچی ٹیکٹ کا نقشہ اگر رد کر دیا جائے۔ تو اس کو اختیار ہوتا ہے کہ وہ اس زمین کو جس پر مکان بنوایا جاتا ہے۔ نیلام کروا کے اپنی قیمت وصول کرلے۔ اور جو اس کی غرض ہے اگر اس پر مسجد کی بنیاد رکھی جاتی۔ تو پھر کسی کو جرأت نہیں ہو سکتی تھی۔ کہ اس کے نیلام کا سوال اٹھائے۔ کیونکہ وہ تو خدا کا گھر ہو گیا۔ اور وہ بھی جانتے ہیں۔ کہ اگر ہم نے ایسا کیا۔ تو

ساری دنیائے اسلام میں شور

مچ جائے گا۔ پس اس جگہ پر مسجد کی تعمیر کا جلد ہونا نہایت ضروری ہے تاکہ وہ جگہ محفوظ ہو جائے۔ اور آئندہ کسی کو شرارت کرنے کا موقعہ نہ ملے۔

> زکوٰۃ مال کو بڑھاتی اور پاک کرتی ہے۔ اس کی ادائیگی اسی طرح فرض ہے جس طرح نماز

دُعا بدرگاہ مستجاب الدّعوات

(از سید محمد بشاہ صاحب ریٹی بیج بہاڑہ کشمیر)

اے خدا اُمید دارم از تو لطف وجود را   از ترحم وا کُشائی ہر درِ مسدود را
شافیِ برحق تو ئی ہر رنج و درد آلود را   صحتِ کامل عطا کن حضرتِ محمود را
ناشرِ دینِ متین و اشجع و فضلِ عمر   ناخدائے کشتیِ اسلام در طوفانِ شر
از رضا ممسوح و از تبشیر تو مولود را   صحتِ کامل عطا کن حضرتِ محمود را
کلمۃُ اللہ و اولوالعزم و مسیح النفس ہم   محو و مستغرق بذکرِ تُست دائم و مبدم
آیۂ الطاف رحماں سایۂ ممدود را   صحتِ کامل عطا کن حضرتِ محمود را
از کرم گفتی چو او را وحی حق پُر از علوم   دائما محفوظ دارش از ہمہ کرب و ہموم
دور فرما از تنش ہر رنج جاں فرسود را   صحتِ کامل عطا کن حضرتِ محمود را
ہست از رنگِ خدا رنگیں امیر المومنیں   با مسیحائے زماں گشتہ مشابہ بالیقیں
دا نمود از ہمتش ہر مشکل و معقود را   صحتِ کامل عطا کن حضرتِ محمود را
دل ز تفسیرش شود پُر از وفورِ حظ و ذوق   مے فزاید علم و عرفاں سکونِ قلب و شوق
سیر سازد نور بخشد دیدۂ پُر دود را   صحتِ کامل عطا کن حضرتِ محمود را
مردہ دل را زندگانی بخشد از حسن کلام   بر رہ مقصد برد سرگشتگاں را در ظلام
اے تو دانی کرد بود از قدرتت نابود را   صحتِ کامل عطا کن حضرتِ محمود را
از وجودش نشر شد اسلام در اکناف دہر   احمدیت پیش رونق یافت در دیہات و شہر
شد فرودِ حق و باطل منتظر پرّ دود را   صحتِ کامل عطا کن حضرتِ محمود را
تو ہمیدانی کہ مدت ہست در کرب و الم   نیست کس جز تو کہ بخشد مخلصی نیس درد و غم
مضطرب داریم دل فرما شفائے زود را   صحتِ کامل عطا کن حضرتِ محمود را
ما ہمے خواہیم یارب ایں دعا شام و سحر   زندہ و پایندہ باد از فضل تو فضلِ عمر
از عنایات و کرم کن حاصلش مقصود را   صحتِ کامل عطا کن حضرتِ محمود را
بر سرِ مایہ ایں ابر رحمت کن دراز   تا کہ باغ احمدیت بر دہد با برگ و ساز
رحم فرما خادمانِ مصلح موعود را   صحتِ کامل عطا کن حضرتِ محمود را
سیفی از الطاف تو دائم مطیع آں مطاع   تا بد از انوار روحانیش بر دلہا شعاع
راجیم از درگہت یا بم مراد و سود را   صحتِ کامل عطا کن حضرتِ محمود را

البم مقاماتِ مقدسہ حضرت عرفانی کی نظر میں

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الاسدی نے مکرم مرزا برکت علی صاحب کے تیار کردہ البم کے بارہ میں ذیل کی تصدیق تحریر فرمائی ہے۔ قبل ازیں حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی نے بھی تصدیق فرمائی تھی۔ جو بدر میں شائع کر دی گئی تھی۔ (ایڈیٹر)

مکرم مرزا برکت علی صاحب آف آبادان و سابق امیر جماعت ہائے ایران و عراق نے مجھے وہ البم مقامات مقدسہ کا دکھایا جو انہوں نے بمعیت مکرم چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لنڈن تیار کیا ہے۔ اور جس پر محترم حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب (قادیانی) نے نہایت احتیاط سے بہ ثبت تاریخ تصدیق کی ہے۔ اور میں نے اسے دو تین مرتبہ نہایت غور اور احتیاط سے پڑھا کہ یہ آنے والے عہد کے لئے ایک نہایت مفید موثر تاریخی کارنامہ ہے۔ میں حضرت بھائی صاحب کی تصدیقی عبارات کی تصدیق کرتا ہوں کہ وہ صحیح ہیں۔ مجھے یہ سعادت حاصل ہے کہ میں نے الحکم کے ذریعہ سلسلہ کی تاریخ کو محفوظ کیا ہے۔ اور یہ البم سلسلہ کی تاریخ کا ایک نہایت ضروری حصہ تھا اور یہ اتنا موثر ہے کہ تحریر کے مقابلہ میں اسے زیادہ دلکش اور جاذب بنا دیتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس البم کی روشنی میں ان آثار مقدسہ اور قدیمہ کی تاریخ قلمبند ہو جائے۔ بہرحال میں اس کارنامہ کے ذریعہ مقامات مقدسہ کو زندہ اور محفوظ رکھنے والے اولوالعزم عزیزوں کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزا دے۔ اور ان کو حیات طیبہ کے رنگ میں ایک حیات دائمی عطا فرمائے۔ جو آئندہ نسلوں کے لئے دلیل راہ ہو۔ آمین ثم آمین

خاکسار۔ عرفانی الاسدی ۲۲ مارچ [illegible]

پاسپورٹوں کے سلسلے میں احمدی معززین سے انوکھا سلوک

کیا یہ انصاف پسندی ہے؟

یہ ایک حقیقت ہے کہ ۴۷ء کے فسادات میں پنجاب ہی پیش پیش تھا۔ اور اسی کے باشندے سرغنہ تھے۔ اس لئے یہ ممکن نہیں کہ سات سال کے قلیل عرصہ میں یہاں کی ذہنیت کامل طور پر تبدیل ہو چکی ہو۔ اس ذہنیت کی پرورش اور بقا کا یہ سامان بھی ہوا۔ کہ یہی پنجاب بنا گوین غیر مسلموں کی اکثریت کی جائے پناہ بنا۔ اگر شرقی پنجاب فرقہ داریت کے تعصب کے زہر سے پاک ہوتا تو پنڈت نہرو انتخابات کے موقعہ پر پنجاب کے متعدد مقامات پر اس کے خلاف تقریریں کیوں کرتے۔ اور حال میں گورنر اور وزیر اعلیٰ پنجاب یہ کیوں کہتے کہ کسی قیمت پر بھی فرقہ داریت کو اس صوبہ میں پنپنے نہ دیا جائیگا۔ جہاں حکومت کو خطرہ محسوس ہوتا ہے کہ اس کا نظام باطل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ وہاں وہ اسے حرفِ غلط کی طرح محو کرنے کے لئے جوش و خروش دکھاتی ہے۔ لیکن تعجب کہ جہاں کسی اقلیت پر یہ اثر انداز ہو وہاں اعلیٰ سے اعلیٰ حکام پر کسی بات کا اثر نہیں ہوتا۔ اور تمام احتجاجات اور قوی دلائل بہرے کانوں پر پڑتے ہیں۔

ہم نے حکام ضلع اور حکام پنجاب کو کئی دفعہ یہ امر گوش گذار کیا ہے کہ ہم پنجاب میں اقلیت میں ہیں۔ اور حکومت اپنے طریق کار کے مطابق اپنے رپورٹروں کی رپورٹوں پر انحصار کرتی ہے۔ جو عام حالات میں تو درست طریق ہے۔ لیکن جبکہ فرقہ داریت اور تعصب کے جرثوموں سے رپورٹروں کی ذہنیت پاک نہ ہو محض ان کی رپورٹوں پر انحصار موجودہ حالات میں ظلم کے مترادف ہے۔ لیکن حکومت ہے کہ اپنی ڈگر پر چل رہی ہے۔ اور ہمارے جائز بلکہ واجب مطالبات کو پائے استحقار سے ٹھکرا دیتی ہے۔ اور کسی احتجاج سے اس کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ کون نہیں جانتا کہ پنجاب اور بالخصوص قادیان کے مسلمانوں کے خلاف ایک خاص رو چلائی جا رہی ہے۔

ایک معین مثال دیکر ہم اپنے مدعا کو واضح کرتے ہیں۔ جنوری کے آخر پر لاہور میں ہونے والے کرکٹ ٹسٹ میچ کے موقعہ پر ہر کس و ناکس کو بھارت سے لاہور جانے کی اجازت تھی۔ اور اس خاطر کہ لوگ کثرت سے جائیں۔ پاسپورٹ اور ویزا کا طریق کار نہایت سہل کر دیا گیا تھا۔ اور اس موقعہ پر شرفاء کے علاوہ ذیل کی قسم کے لوگ بھی لاہور گئے۔

(۱) جنہوں نے تقسیم ملک کے موقعہ پر قتل و غارت کی۔

(۲) جو آوارہ گرد بلکہ ان کے سرغنہ شمار ہوتے ہیں۔

(۳) جو بے راہ روی کو عیب کیا بلکہ اُسے مقصدِ حیات سمجھتے ہیں اور شراب کباب سے الفت ہے۔

(۴) جو جیلوں سے مانوس ہیں۔ گویا کہ ... ہیں۔

(۵) جو کانگرس کے مخالف یا حکومت کے مخالف پارٹیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

(۶) جن کا پاکستانیوں کے ساتھ مذہبی جوڑ بھی نہیں تھا۔

(۷) جن کے ماں باپ۔ بہن بھائی رشتہ دار پاکستان میں نہیں تھے۔

لیکن افسوس صد افسوس کہ قادیان کے احمدی معززین کو اس موقعہ پر لاہور جانے سے حکومت نے روک دیا بلکہ اس کے لئے خاص سرگرمی عمل میں لائی گئی۔ اور جب ہم حصولِ پرمٹ کے لئے گورداسپور وغیرہ گئے تو گھروں پر سے رپورٹروں نے دریافت کیا۔ اور امرتسر اور جالندھر جہاں پرمٹ ملتے تھے وہاں امتناعی احکام بھجوانے کے علاوہ بارڈر پر بھی اطلاع بھیجی گئی۔ بعض معززین کو پرمٹ نہیں دیئے گئے۔

(۱) وہ اعلیٰ شریف طبقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اور اس امر کا غیر مسلم طبقہ پر گہرا اثر ہے۔

(۲) وہ آوارہ گردی سے کوسوں دُور ہیں۔

(۳) خدمتِ خلق اور نیک اخلاق پیدا کرنا ان کا محبوب مشغلہ ہے۔

(۴) حکومت کے نظام کی تخریب کے لئے انہوں نے کوئی کام نہیں کیا۔ بلکہ ان کا دستِ تعاون ہمیشہ دراز رہا ہے۔

(۵) لاہور کی مسلم آبادی ان کی ہم مذہب ہے۔

(۶) ان کے اقارب لاہور میں مقیم ہیں اور بعض ملاقات کے لئے وہاں با آسانی آسکتے تھے۔ بعد سات سال کی عدم ملاقات کی تلخی ایک حد تک قائم ہو سکتی تھی۔

صحبتِ امروز میں ہم اس ناانصافی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کے صاحبزادہ پر ناروا ظلم کیا گیا ہے۔ کہ ان کو پاکستان جانے سے نہ صرف کرکٹ میچ کے موقعہ پر بلکہ پہلے بھی اور بعد میں بھی روکا گیا۔ کیا ان کا پاکستان جانا اور اپنے والدین سے ملاقات کرنا خطرناک ہے؟ حضرت امام جماعت احمدیہ کے ایک صاحبزادہ جاوا میں قیام رکھتے ہیں۔ گو وہ بھی والدین سے جدا ہیں۔ لیکن ان کو یہ امید تو ہے کہ جب وہ آنا چاہیں۔ ان کے آنے میں کوئی روک نہیں۔ لیکن یہاں یہ حال ہے کہ گذشتہ سال حضور پر قاتلانہ حملہ ہوا تو بعد تگ و دو صرف چند ہفتوں کے لئے آپ کے صاحبزادہ صاحب کو ان کی ملاقات کی اجازت دی گئی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کی صحت اس قدر کمزور تھی کہ اب فالج کا حملہ ہو گیا لیکن صاحبزادہ صاحب محترم کو پھر ملاقات کی اجازت دینے سے انکار پر انکار کر دیا گیا۔ اب فالج کے حملہ کے بعد بھی بہت کوشش کے بعد صرف چند ہفتوں کے لئے اجازت دی گئی ہے جن کے بعد ان کو پھر جانے کی اجازت نہ ہو گی۔

ہم پنڈت نہرو سے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کیا جب ان کی بیٹیاں اور نواسیاں تکلیف میں ہوتی ہیں تو ان کا دل درد سے نہیں بھر جاتا؟ کیا وہ حضرت امام جماعت احمدیہ اور ان کی بیویوں اور اولاد کو انسانی جذبات سے بالا سمجھتے ہیں؟ کیا پنڈت نہرو ان کو دیوتا سمجھتے ہیں۔ کہ وہ ایسے جذبات سے بالا ہوں۔ ان کے دل میں اپنے گویا مقید بچہ کی دیکھنے کی خواہش ہی نہ پیدا ہوتی ہو؟ حکومت کا یہ رویہ یہ سمجھنے پر مجبور کر رہا ہے کہ اگر صاحبزادہ صاحب محترم کے والدین کا وقت قریب آگیا تو ان کو قانون والدین کی آخری زیارت و ملاقات بھی کرنے نہیں دے گا۔ حکومت کا یہ رویہ آئین ہند۔ بین الاقوامی قانون اور آئین اخلاق سب کے منافی ہے۔ اور تعجب کہ کمیونسٹ ممالک کی آمد و رفت پر تو کوئی پابندی عائد نہیں کی جاتی۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے صاحبزادہ کو والدین کی ملاقات سے روکا جاتا ہے۔ آئندہ اشاعت میں ہم اس پر مزید روشنی ڈالیں گے۔

اخبار احمدیہ

زائرین

مندرجہ ذیل احباب قادیان تشریف لائے:-

(۱) ۱۲ر فروری۔ منٹگمری سے محترمہ نسیم اختر صاحبہ وحمید احمد صاحب (اولاد بھائی شیر محمد صاحب تاجر) (۲) ۱۳ر فروری لاہور سے میاں محمد صاحب (خالہ زاد برادر عبدالرشید صاحب نیاز) (۳) ۱۵ر فروری ربوہ سے محترمہ مشیت خاتون صاحبہ (از اقارب حافظ سخاوت علی صاحب) (۴) ۱۶ر فروری۔ از جلال پور پیرشاہی (متعلق) محمد شاہ صاحب (والد عمر دین صاحب) (۵) ۱۷ر فروری۔ یا منبا نیورہ سے نذیر احمد صاحب و محمد صادق صاحب۔ لاہور سے ملک عبدالحمید صاحب مع اہل و عیال و عبدالجمیل صاحب ملک مع محترمہ اشرفی بیگم صاحبہ دختر خود و ملک عبدالحمید صاحب عارف مع اہل و عیال (۶) ۱۸ر فروری شیخ عبدالغنی صاحب مع اہلیہ محترمہ آف یوگنڈا (مشرقی افریقہ) (۷) ۲۱ر فروری ربوہ سے عبدالعزیز صاحب (برادر نسبتی مستری محمد دین صاحب (۸) ۲۳ر فروری محمد مراد صاحب حافظ آباد سے (والد بشیر احمد صاحب حافظ آبادی) (۹) ۲۴ر فروری ربوہ سے عبدالمجید صاحب (از اقارب بھائی شیر محمد صاحب تاجر) و رشید احمد (پسر مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی) و امیر حمزہ صاحب (از اقارب محمود احمد صاحب مالاباری)

مندرجہ ذیل احباب واپس تشریف لے گئے:-

(۱) ۱۰ر فروری۔ مولوی عبدالباسط صاحب خاکسار محمود صاحب (۲) ۱۳ر فروری مشیت خاتون صاحبہ۔ مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی اہلیہ محترمہ سید محمد شریف صاحب۔ محمد شریف صاحب آف منٹگمری۔ حمید احمد صاحب (۳) ۱۵ر فروری۔ ایم محمود احمد صاحب۔ سید حیدرآبادی (۴) ۱۷ر فروری۔ سید عبدالحی صاحب (۵) ۱۹ر فروری ملک عبدالحمید صاحب مع اہل و عیال۔ ملک عبدالجمیل صاحب مع دختر۔ ملک عبدالحمید صاحب عارف مع اہل و عیال۔ (۶) ۲۴ر فروری شیخ عبدالغنی صاحب مع اہلیہ صاحبہ۔ (افریقہ کے لئے روانہ ہو گئے) (۷) ۲۵ر فروری عبدالمجید صاحب (۸) ۲۶ر فروری رشید احمد صاحب عبدالعزیز صاحب (۹) ۲۷ر فروری امیر حمزہ صاحب

سیرتِ طیبہ کا ایک ورق

(تقریر جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۵۴ء)

(۱)

سیرتِ طیبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی کا نام آپؐ کی مقدس سیرت ہے۔ آپؐ کی سیرتِ طیبہ کے متعلق خود قرآن پاک نے اعلان فرمایا کہ جو کچھ قرآن میں لکھا ہے۔ اس کی عملی تفسیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اطہر ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کان خلقہ القرآن۔ اُدھر اس سیرت طیبہ کے مطالعہ کو قرآن اس طرح ضروری قرار دیتا ہے۔ کہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ اللہ تعالےٰ کی محبت کے حصول کے لئے لازمی ہے کہ سیرت طیبہ رسول اللہ صلعم کی پیروی کی جائے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ معلوم ہوتا ہے کہ رسول اکرم صلعم باوجود مرسل و ہادی ہونے کے کس شدت سے فرائض مذہبی کی پابندی فرماتے تھے۔ اور ان تمام اعلانات پر کاربند تھے۔ جو آپؐ کے ذریعہ خدا کی مخلوق تک پہنچائے گئے۔

ایک طرف ارشاد ہوتا ہے بعثت الی الناس کافۃً دوسری طرف اعلان کیا جاتا ہے وما ارسلنٰک الّا رحمۃ للعٰلمین۔ اللہ اکبر ایسا مقدس وجودؐ جس نے ساری دنیا کو حیّ علی الصلوٰۃ حیّ علی الفلاح کے ذریعہ خدائے واحد کے آستانہ پر جُھکنے کے لئے بلایا۔ کس طرح ممکن تھا کہ جو کچھ اللہ کی طرف سے پیغام پہنچانے پر آپؐ مامور تھے اس کو عملاً کرکے نہ دکھاتے۔ سو آپؐ نے جہاں ہمیں لما تقولون ما لا تفعلون کے وعید سے ڈرایا وہاں ہماری دینی و دنیاوی و اُخروی کامیابی کا ذریعہ صرف اور صرف آپ کی سیرتِ طیبہ پر عمل کرنا بتایا ہے۔

پس آپؐ کی سیرتِ طیبہ کا مطالعہ اور اس پر عمل اسلام کی جان ہے۔ اور ہر سچے محقق کا منتہی مقصود۔

آیئے آپؐ کی صحبت میں تھوڑے وقت میں آپ کو حضورؐ کی سیرت کے بعض پہلوؤں کی طرف توجہ دلاؤں۔

(۱) آپؐ کی عبادت

آپؐ کی طبع فیاض میں یہ صفت حد درجہ روشن تھی۔ نماز آپؐ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور نفس کی طمانیت تھی۔ آپؐ اگر ان عبادت گزاروں میں سے ہوتے جنہوں نے رہبانیت اختیار کرکے دنیا سے قطع تعلق کر لیا۔ یا اُن صوفیاء میں سے ہوتے جنہوں نے دنیا کی لذتوں کو خیرباد کہکر گوشہ نشینی اختیار کرلی۔ تو آپؐ کی عبادت کوئی نئی چیز نہ ہوتی۔

ایک مؤرخ اور ناقد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں خاص طور سے جس چیز پر نگاہ ڈالتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ دنیا کے امور کی انجام دہی اور زندگی کی دیگر ضروریات و علائق سے وابستہ ہوکر دینی فرائض بالخصوص انتہا درجہ کی عبادت کی ادائیگی نہایت ہی تعجب خیز اور حیرت انگیز امر ہے۔ کیونکہ دین و دنیا کو ہم آہنگی کے ساتھ گزارنا انتہائی مشکل چیز ہے۔

ایک طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اہل و عیال۔ خاندان کی خدمت کے لئے اپنے ہاتھ سے کام کرتے خود اپنے کپڑوں میں پیوند لگا لیتے۔ جُوتیاں مرمت کر لیتے۔ دودھ نکال لیتے۔ بازار سے سودا لاتے۔ گھر کا کام کاج خود ہی کر لیتے۔ فقراء و غرباء کی بیماری کے وقت ان کی عیادت فرماتے۔ ان کے ہاں تشریف لے جاکر اُن کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے۔

دوسری طرف اپنی امت کے اہم امور میں مشغول نظر آتے ہیں۔ سیاسی و حکومتی مہمات انجام دیتے ہیں۔ بادشاہوں کے پاس اپنے سفیر روانہ کرتے ہیں اور ان کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔ آپؐ کی خدمت میں وفد آتے ہیں۔ آپؐ ان کا استقبال کرتے ہیں۔ فوج تیار کرتے ہیں اور بیشتر اوقات بذات خود انکی قیادت فرماتے ہیں۔ غیر قوموں اور سلطنتوں سے جنگ کرتے ہیں۔ فتح و کامرانی کی تدابیر سوچتے اور شکست خوردگی کے اسباب کا انسداد کرتے ہیں۔ گورنروں کا تقرر کرتے۔ اور بیت المال کی نگرانی کرتے ہیں۔ اموال خود اپنے ہاتھ سے اپنے روبرو تقسیم فرماتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ ارشاد فرماتے ہیں۔ اگر میں خود عدل و انصاف نہ کروں تو دوسرا کون کریگا؟ دین حق کی تبلیغ کرنے وحی و رسالت کے اسرار و رموز لوگوں کو سمجھاتے ہیں اخبار و سنن کی تشریح اور اللہ تعالےٰ کے احکام کی توضیح فرماتے ہیں۔

اِن تمام مصروفیتوں اور مشاغل کے باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رات دن عبادت میں محو نظر آتے ہیں ان عابدوں اور زاہدوں سے بڑھ کر اللہ کی محبت میں سرشار! جو پہاڑوں کی چوٹیوں اور جنگلوں کے گوشوں میں بیٹھ کر اللہ کے دیدار کی طلب کرتے رہتے ہیں ——!

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس طرح سے دین و دنیا کو ہم آہنگ کرنے کی مثال انسانی تاریخ میں کہیں بھی نہیں ملتی۔ آپؐ نے اپنے دن کا ایک حصہ عبادت کے لئے ایک حصہ لوگوں کے لئے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لئے تقسیم کر رکھا تھا۔ لوگوں کی خدمت گزاری میں اگر زیادہ وقت صرف ہو جاتا۔ تو آپؐ گھر کے مقررہ اوقات میں کمی واقع ہو جاتی۔ لیکن آپؐ نے اوقات عبادت میں ہمیشہ حفاظت و نگہداشت فرماتے ہوئے اپنی تمام زندگی اس مداومت اور پابندی میں گذاری جو آپؐ کے دوستوں اور دشمنوں سب کے لئے موجب حیرت ہے۔

آپؐ توجہ خالص اور سعی پیہم کا مجسمہ تھے۔ جب عبادت کی طرف رجوع ہوتے۔ تو اپنی ساری توجہ اسی طرف مرتکز کر دیتے اور جب کسی کام کا ارادہ فرماتے تو اس کو پائے تکمیل تک پہنچائے بغیر لحہ بھر چین نہ لیتے۔ مختلف قوموں اور ملتوں کے مؤرخین کا اس پر اتفاق ہے کہ آپؐ جو کام کرتے اپنا دل و دماغ اس میں صرف کر دیتے۔ آپؐ کی یہ بلند و برتر صفت لوگوں سے میل جول رکھنے کے وقت زیادہ نمایاں نظر آتی ہے۔ جب آپؐ کسی سے گفتگو فرماتے اپنا سارا دھیان اسی طرف مرکوز کر دیتے۔ جب تک خود مخاطب قطع کلام نہ کر لیتا۔ اس کے ساتھ سلسلہ گفتگو کو منقطع نہ کرتے۔

یہی جد و جہد ہر نفس انسانی کے لئے ضروری ہے۔ دین و دنیا کے تمام شعبوں میں فلاح و بہبود کا راز اسی میں مضمر ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ان پیروؤں کے لئے اس کا عملی نمونہ تھے۔ جنہوں نے اپنی زندگی کا نصب العین اور لائحہ عمل اسی جد و جہد کو قرار دیا۔ جس کی بنا پر وہ حکومتوں کے بادشاہ قوموں کے سیاست دان اور زمانے کی سربرآوردہ ہستیاں کہلائے۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ رسولِ اکرم صلعم نے بکریوں اور اونٹوں کو چرانے والوں۔ تجارت و زراعت پیشہ لوگوں دہقانوں اور تہذیب سے ناآشنا انسانوں کو قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں کا مالک بنا دیا۔ یہ اس قابل ہو گئے کہ دنیا کے حکمرانوں کو عدل و انصاف اور اخوت و مساوات کا سبق دے سکیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ذاتِ خداوندی میں اس درجہ انہماک تھا کہ اپنے خالق کے رُوبرو اتنی دیر تک کھڑے ہوتے کہ آپؐ کے پاؤں متورم ہو جاتے۔

مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تو آپؐ کے قدم یا پنڈلیاں سُوج جاتیں آپؐ سے جب اس کے متعلق پوچھا جاتا تو آپؐ فرماتے:۔ "کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں"

ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی بڑی دیر تک آپؐ نے قیام کیا۔ یہاں تک کہ میں ایک بُرا ارادہ کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ پوچھا گیا کہ آپ نے کیا ارادہ کیا تھا۔ کہنے لگے کہ میں نے قصد کیا کہ بیٹھ جاؤں اور آنحضرت صلعم کا ساتھ چھوڑ دوں۔

آپ کو عمر بھر قیام شب اور تہجد گزارنے کی عادت رہی جس میں آپؐ دعائیں فرماتے۔ اور اللہ سے التجائیں کرتے تھے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ آپ محبت الٰہی میں کس قدر سرشار اور خشیت الٰہی سے کتنے لبریز تھے۔

رات و دن کے اکثر و بیشتر حصوں میں خشوع و خضوع کے ساتھ آپؐ عبادت الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ آپ کی منشاء کے مطابق کوئی کام صادر ہو جاتا تو آپؐ فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ جس کی نعمت کے طفیل اچھے کام سرانجام پاتے ہیں۔

آپؐ کی خلاف مرضی جب کوئی کام پیش ہوتا تو فرماتے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

ہر حال میں اللہ کا شکر و احسان ہے۔

جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو یہ دُعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ اے اللہ مجھے بھلائی عطا کر اور مجھے پسند کر لے۔

جب سفر کا قصد فرماتے تو یہ دُعا کرتے۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اَحُوْلُ

اے اللہ میں تیرے راہ میں جا رہا ہوں اور تیرے ہی راہ میں سفر کرتا ہوں۔ ٭

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردمندانہ دعائیں اور صدقات

تیماپور (دکن) جونہی ضمیمہ بدر سے معلوم ہُوا۔ کہ حضور ایدہ اللہ بیمار ہیں۔ جماعت کے اصحاب نے حسب استطاعت رقم اور جوار خیرات کے لئے دیئے۔ جماعت کی طرف سے ایک بکرا بطور صدقہ بھی ذبح کیا گیا اور اس کا گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ احباب جماعت برابر تنظیم سے سلسلہ کے کام میں مشغول ہیں ۔ (نذیر احمد قریشی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ تیماپور)

کدرائی کٹک عاجز اس جگہ اکیلا احمدی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے فالج کے حملہ کا ذکر سُن کر چند مساکین کو کھانا پکا کر کھلایا اور چند مساکین کو نقدی سے بھی امداد کی۔ اور اپنے بیوی بچوں سمیت اجتماعی دعا کی۔ اور تقریباً ہر نماز میں دُعائیں کرتا ہوں۔ مولیٰ کریم جلد میرے آقا کو مکمل شفاء فرماتے ہوئے ایک لمبے عرصہ تک سلامت رکھے۔ آمین ۔ (سید مبشر الدین)

آسنور و کوریل کشمیر جماعتِ احمدیہ آسنور میں اجتماعی دُعا کی گئی۔ ملحقہ جماعتوں کو بھی اطلاع بھجوائی۔ جماعت آسنور و کوریل کی طرف سے*

---

* سوتے وقت یہ دُعا کرتے :۔

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِاسْمِكَ اَرْفَعُهٗ

اے اللہ میں تیرا نام لے کر سویا اور تیرے ہی نام سے اُٹھوں گا۔

بیدار ہوتے وقت فرماتے :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہمیں مُردہ کرنے کے بعد پھر زندگی بخشی۔ اور اُسی کی طرف اُٹھنا ہے۔

نئے کپڑے پہنتے وقت فرماتے :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَزَقَنِيْ مَا اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ۔

شکر و تعریف ہے اس خدائے پاک کے لئے جس نے مجھے ایسی چیز عطا کی جس کے ذریعہ میں اپنی زندگی میں زیب و زینت حاصل کر سکتا ہوں۔

کھانا کھانے کے وقت یہ دعا پڑھتے :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

سب تعریف خدا کو سزاوار ہے جس نے ہمیں کھلایا سیراب کیا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

یہ دعا پڑھ کر پانی پیتے :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ الْمَاءَ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا۔

حمد و شکر ہے اس خدائے پاک کا جس نے پانی کو اپنی رحمت سے شیریں بنایا۔ اور ہمارے گناہوں کی وجہ سے اس کو کھارا نمکین نہیں بنایا۔ اپنے بستر پر رات کے وقت کروٹ بدلتے تو فرماتے :۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی اکیلا بڑے قہر والا ہے۔ آسمان زمین اور ان کے درمیان جتنی چیزیں ہیں ان سب کا پروردگار ہے غالب ہے۔ اور زیادہ مغفرت کرنے والا ہے۔ رات میں نیند سے جب بیدار ہوتے۔ تو فرماتے :۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِ لِلسَّبِيْلِ الْاَقْوَمِ۔ اے پروردگار بخش دے اور رحم فرما اور سیدھے راستے پر چلنے کی ہدایت فرما۔

اللہ تعالیٰ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رشتۂ توجہ ایک لمحہ کے لئے بھی جدا نہ ہوتا تھا۔ رات اور دن کی اکثر و بیشتر گھڑیوں میں آپؐ نماز کیلئے کھڑے ہو جاتے۔ نماز میں اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک و دل کا سرور اور روح کی تسکین پاتے۔ اپنے صحابہ کو ان کی برداشت سے بڑھ کر کام کرنے کو منع فرماتے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلعم کو جب کوئی کام کرنے کی رغبت ہوتی تو آپؐ محض اس خوف سے اسکو ملتوی کر دیتے۔ کہ مبادا لوگ اُسے فرض سمجھ کر کرنے لگ جائیں۔

الغرض آنحضرت صلعم کے سوا تاریخ عالم میں کوئی ایسا شخص آپ کو نظر نہیں آئیگا۔ جو اپنے روحانی انہماک اور شب و روز کی عبادت گزارنے کیساتھ ساتھ دنیا و مہمات کو اور اپنی قوم اور خود اپنے نفس کی خدمت کو بہتر صورت اور خوش اسلوبی سے انجام دیتا اور دشمنوں کا مقابلہ اور انکی مدافعت کرتے ہوئے مستحکم اور مضبوط سلطنت کی بنیاد ڈالے۔ جیسا کہ آنحضرت صلعم نے اپنا یہ وظیفہ پورا کر کے دنیا کے روبرو اپنے آپ کو ایک بے مثال ہستی ثابت کر دیا۔

(باقی)

جماعت احمدیہ غیروں کی نظر میں

ماہ اکتوبر ۱۹۵۴ء میں شریان ماسٹر سورن ناتھ صاحب ہائی سکول اٹاری اور شری بلدیو متر ایڈیٹر "راہی" دہلی قادیان میں جماعت احمدیہ کے مقدس مقامات کی زیارت کے لئے تشریف لائے تھے۔ دونوں حضرات نے جماعت احمدیہ کے متعلق جن پُر تر خیالات کا اظہار فرمایا۔ وہ انہیں کے الفاظ میں حسب ذیل ہیں :۔ (ناظر امور عامہ)

(۱) شریان ماسٹر سورن ناتھ صاحب کے تاثرات

"میرے دل میں عرصہ سے یہ خواہش تھی۔ کہ میں اس مقدس مقام کی زیارت کروں۔ چنانچہ ایشور نے میری اس تمنا کو پورا کیا۔ مجھے یہاں زیارت کرنے سے جو کچھ میسر ہُوا۔ ان سے مجھے اطمینان میسر ہُوا۔ اگر انسان انسان ہے۔ تو اس لئے اس کے دل میں کافی سے زیادہ اثر ہوتا ہے۔ ورنہ لاپرواہی سے تو انسان حیوان سے بھی بدتر ہے۔ میں یہاں سے جو کچھ سیکھ چلا ہوں۔ وہ مجھے تا زیست نہیں بھول سکے گا۔ اور جہاں تک ہو سکے گا میں الٰہی امورات پر عمل پیرا ہوں گا۔ گو میرے دل میں پہلے بھی ایسے خیالات تھے۔ تاہم اس کے بعد یہاں آنے سے ان میں گونہ اضافہ ہُوا ہے۔ میں اُن صاحبان کا جنہوں نے میری رہنمائی فرمائی ہے۔ میں ان کا اس معاملہ میں مرہون منت ہوں۔ میرے دل میں یہ خواہش عود کر رہی ہے کہ میں پھر جلدی آکر بقایا چیزیں اور مقدس مقامات کی زیارت حاصل کر کے اپنی معلومات میں اضافہ کروں۔"

(۲) شری بلدیو متر صاحب ایڈیٹر "راہی" دہلی کے تاثرات

"دُنیائے جہان میں کچھ شخصیتیں ایسی ابھرتی ہیں جو ہمیشہ ہمیش کے لئے اپنے نقش عوام کی رہنمائی کے لئے چھوڑ جاتی ہیں۔ چنانچہ قادیان بھی ایسی ہی ایک شخصیت کا نقش ہے جس سے لوگ ایسا درس حاصل کر سکتے ہیں۔ جو انہیں حقیقی منزل کی طرف لے جا سکے۔ جہاں محبت اخوت و رواداری ہے۔ کاش میرے ملک کے لوگ اس منارہ سے جو آسمان کی بلندیوں تک پہنچ کر انہیں سچی روشنی عطا کرتا ہے۔ وہ روشنی حاصل کرتے جس سے انکی دلی کدورتیں مٹ جاتیں اور باہم مل جل کر زندگی بسر کرنا سیکھتے۔ خیر میرا یقین ہے کہ قادیان میں تعمیر شدہ منارہ صلح و آشتی کا پیغام دیتا رہیگا۔ میری یہاں آمد بالکل اتفاقیہ ہی۔ کافی برسوں سے اس مقام کی زیارت کا شوق رہا۔ لیکن وقت کا انتظار لازمی ہے۔ مدت کے بعد یہ آرزو بر آئی۔ مجھے ان اصحاب سے ملکر نہایت خوشی ہوئی جنہوں نے نہایت تپاک سے مجھے مقدس مقامات کی زیارت کرائی۔ میں انکے اس پر تپاک کا ہمیشہ مشکور رہونگا۔ میری تمنا ہے کہ اس خزاں رسیدہ چمن میں پھر پہلی سی بہار شگفتگی جلد آئے۔"

---

* ساڑھے تین من چاول اور نقد سنتالیس (۴۷) روپے حضور کی کامل صحت یابی کے لئے بطور صدقہ جمع کر کے مستحقین میں تقسیم کیا گیا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

حضور کی صحت و سلامتی اور عمر میں برکت عطاء ہونے کے لئے مضطر قلوب سے دعائیں جاری ہیں۔ حضور کا سایہ رحمت ہم پر دراز ہو۔ آمین !

(خاکسار۔ عبدالواحد صدر آسنور و امیر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر)

جُملہ مبلّغین ہند کی توجّہ کے لئے

جملہ مبلغین ہند اپنے بل ہائے سائر بابت ماہ اپریل یکم تا پندرہ اپریل ۵۵ء ۱۵ کو ہی تیار کر کے بھجوا دیں۔ اور ۵۵-۴-۱۶ تا آخر اپریل کے بل مہینہ کے خاتمہ پر تیار کر کے بھجوائیں۔

اوّل الذکر بل اپریل میں ہی خزانہ سے برآمد ہو جائیں گے۔ اور مؤخر الذکر بل مئی میں برآمد ہوں گے ۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔ ۵۵-۳-۲۱)

شذرات

آریہ سماج کی منہ بولتی تصویر

"آریہ سماج میں کراسس کیسے پیدا ہو" کے زیرعنوان ہفتہ وار آریہ ویر جالندھر میں سوامی گیانانند جی لکھتے ہیں:۔

"پادری سدرلینڈ امریکہ نواسی لکھتا ہے" کہ اب آریہ سماج کے کالج اور سکول دن بدن بڑھ رہے ہیں۔ جلسے بھی بہت ہوتے ہیں۔ روپیہ بھی بہت آتا ہے۔ لیکن یہ سب نمائش آڈمبر ہیں۔ آریہ سماج میں اسپرٹ نہیں رہی۔ آریہ سماج کا وقار گھٹ گیا ہے"

پادری صاحب نے پانچ وجوہات گنوائی ہیں مثلاً "آریہ سماجیوں کو سوامی دیانند کے سدھانتوں پر پورن وشواس نہیں" "آریہ سماج میں زبانی جمع خرچ بہت ہے۔ مگر عملی جیون نہیں رہا" اور یہ کہ آریہ اپدیشکوں میں پہلی سی لگن نہیں رہی۔ ان سے بے رخی کی جاتی ہے۔ یہ وجوہات گنوا کر سوامی جی تحریر کرتے ہیں۔

"پادری صاحب کی رائے پڑھیں مجھے تو روپیہ میں پندرہ آنے ان کی رائے ٹھیک معلوم ہوتی ہے"

بعد ازاں ان وجوہات کی تائید میں بہت سی مثالیں دی ہیں۔ (۲۹ مارچ / ۵ اپریل ص ۶)

گئو ہتیا ایجی ٹیشن

نومبر میں برلا زراعتی کالج کلکتہ کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے پنڈت نہرو صاحب نے گئو ہتیا ایجی ٹیشن کی پرزور مذمت کی اور کہا کہ اس تحریک کے پس پردہ سیاسی مقصد کارفرما ہے۔ اس لئے اس کی پوری پوری مخالفت ہونی چاہیئے۔ ہم اس ایجی ٹیشن چلانے والوں کے مطالبات منظور نہیں کر سکتے۔ آپ نے کہا کہ یہ حیرانی کی بات ہے کہ جن ملکوں میں گئو پوجا نہیں ہوتی وہاں مویشیوں کی حالت بہتر ہے۔ اور وہاں ہماری نسبت بہتر نگہداشت ہوتی ہے۔ گئو ہتیا پر پابندی لگانے کا قانون پاس کرنے سے ہی گائیوں کی حالت نہیں سدھر سکتی۔ گئو ہتیا کو روکنے کیلئے کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا۔ (خلاصہ از روزنامہ پرتاپ جالندھر ۱۱/۵)

شدھی یا جبر و تشدد

آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی طرف سے برٹش کمیٹیوں کو ایک سرکلر میں لکھا گیا ہے کہ بھگوان کرشن کے دس کروڑ بیٹے بیٹیاں مختلف وقتوں پر بدیشی دباؤ۔ ظلم اور لالچ کی وجہ سے دوسرے مذہبوں کے پیرو بن گئے۔ ہم انشی کو ہمیں ان سب کو اپنے میں لانے اور بھگوان کرشن کا

نوٹ: وسعت نظری اور وسیع القلبی کا کیا ہی عمدہ مظاہرہ تھا۔

انو یائی بنانے کا حلف لینا چاہیئے۔ اور اس پر دل و جان سے عمل کرنا چاہیئے۔ (پرتاپ ۸/۵ ۲۱)

گاندھی جی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے کہ صرف ان جیسے اشخاص کے سامنے پرچار ہونا چاہیئے۔ اس لئے دس کروڑ غیر ہندو بھارتیوں میں سے زیادہ سے زیادہ دس بارہ اشخاص ایسے ہونگے جن کو پرچار کرنا چاہیئے لیکن مذکورہ بالا سرکلر یقیناً گاندھی جی کی منشاء کے خلاف ہے۔ آریہ ویر جالندھر میں مہاشہ سنت رام جی لکھتے ہیں:۔

"گاندھی جی کے پاس عیسائی مشنری آئے۔ آپ نے کہا مذہب کے پرچار کی اجازت ہے۔ لیکن پرچار وہاں کرو جو آدمی مذہب کو سمجھنے کی قابلیت رکھتا ہو میں مذہب کو سمجھتا ہوں اسلئے اگر آپ میرے سامنے اپنا مذہب رکھتے ہیں یا جواہر لال اور پٹیل کو عیسائی بنانے کی کوشش کرتے ہیں تو میں کوئی اعتراض نہیں کرونگا۔ کیونکہ ہم لوگ مذہب کو سمجھ کر فیصلہ کر سکتے ہیں۔ لیکن میں آپ کو اس بات کی اجازت نہیں دونگا کہ ایک ان پڑھ۔ غریب۔ پسماندہ کو جو مذہب کی الف۔ ب سے بھی ناواقف ہے عیسائی بنائیں"

نہ صرف یہ کہ مذکورہ بالا سرکلر گاندھی جی کے مجوزہ طریق کے خلاف ہے بلکہ امن سوز ہے چنانچہ معاصر ریاست دہلی اپنی ۱۶ راگست ۱۹۵۸ء کی اشاعت میں بتاتے ہیں کہ شدھی ڈے کے موقع پر ہندوستان کے اکثر شہروں کے گرجوں پر پولیس کا پہرہ لگا دیا گیا تھا۔ کیونکہ گرجوں پر حملہ کا خطرہ تھا۔ اخبار مذکور نے لکھا ہے کہ مذہبی عبادت گاہوں پر حملہ کے خدشہ کو ننگ انسانیت قرار دینا چاہیئے۔

مودودی جماعت کا تعصب

حکومت نے پارلیمنٹ میں جماعت اسلامی کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا تھا اس کے متعلق مولانا ابواللیث صاحب اصلاحی لکھتے ہیں:۔

"ان معلومات کا بغیر کسی ضرورت کے جو اظہار کیا گیا ہے۔ اس سے مقصود بھی یہ ظاہر کرنا معلوم ہوتا ہے کہ مولانا مودودی جو جماعت اسلامی ہند کے امیر ہیں وہ ایک تنگ نظر اور متعصب انسان ہیں۔ اسلئے اہل ملک کو اس جماعت سے دور رہنا اور بھاگنا چاہیئے .... وزیر داخلہ نے ایک خاص شان کبریائی کے ساتھ یہ اعلان فرمایا ہے کہ وقت آنے پر جماعت کے خلاف مناسب کارروائی کی جائیگی"

پاکستان میں متعدد فرقوں سے تعلق رکھنے والے مسلمان بود و باش رکھتے ہیں جو ہمیشہ سے ایکدوسرے پر کفر کے فتاوی لگاتے رہے ہیں۔ لیکن سب کو صرف جماعت احمدیہ کے خلاف مودودی صاحب نے متحد کرکے ان پر فاقہ کشی کا ... کرنا چاہا جسکے نتیجہ میں قتل و غارت۔ آتشزنی۔ لاقانونی معرض وجود میں آئیں اور بالآخر مارشل لاء نافذ کیا جانا پڑا اور مولانا مودودی کو

نیگومبو (سیلون) میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

(از نامہ نگار)

یہ جلسہ ۲۱ر دسمبر ۱۹۵۷ء کو ۲½ بجے بعد دوپہر احمدیہ مسجد نیگومبو میں زیر صدارت جناب ایم ایم عبدالقادر صاحب پریذیڈنٹ احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کولمبو منعقد ہوا۔ جلسہ کے منتظمین نے اس طور پر لاؤڈ سپیکر کا انتظام کر رکھا تھا کہ غیر احمدی احباب اپنے گھروں میں بیٹھ کر بھی سن سکتے تھے۔ علاوہ ازیں فرنیچر کا بھی انتظام خاطر خواہ تھا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد صاحب صدر نے اپنی افتتاحی تقریر میں جماعت احمدیہ کی غرض و غایت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اور فرمایا کہ اسلام کی دوبارہ ترقی کے لئے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت احمد علیہ السلام امام مہدی بن کر آئے۔ اور جماعت احمدیہ کا مقصد صرف اور صرف اشاعت اسلام ہے اور اس چیز پر جماعت کی گذشتہ تاریخ شاہد ہے۔

بعدہ برادرم احمد صاحب نے "اسلام موجودہ دنیا کی مشکلات کا کیا حل پیش کرتا ہے" پر تامل زبان میں تقریر فرمائی۔ آپ نے دنیا کے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے قرآنی آیات سے ان کا حل بیان فرمایا۔ امن عامہ۔ غریب اور امیر کے اختلافات کے حل پر کافی روشنی ڈالی اور فرمایا کہ اب دنیا کو اپنی ترقی کے لئے اسلامی تعلیم پر عمل کئے بغیر چارہ نہیں۔ اس زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام موجودہ زمانہ کی اقتصادی مشکلات کا حل نظام وصیت (تحریک جدید بھی اسی کی ہی ایک فرع ہے) کے رنگ میں بیان فرمایا۔

بعدہ برادرم کچلان صاحب نے سیلون کی اہم زبان سنہلی میں "احمدیت کیا ہے" پر تقریر فرمائی۔ مسلمانوں کے جلسوں میں اس زبان کو مولوی استعمال کرنا کفر کے برابر خیال کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ بدھوں کی عام زبان ہے۔ گویا جو حال انگریزی کے ساتھ ۷۰ سال پہلے ہوا تھا اب وہی حال مولوی صاحبان اس اہم زبان کے ساتھ کر رہے ہیں۔

پھر نماز عصر ادا کرنے کے بعد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مبلغ سیلون نے "جماعت احمدیہ کا مستقبل" پر انگریزی زبان میں تقریر فرمائی جس کا ترجمہ تامل زبان میں برادرم احمد صاحب نے کیا۔ انہوں نے بتایا کہ ہماری جماعت ایک روحانی جماعت ہے جس طرح دوسری خدائی جماعتوں نے ترقی کی اسی طرح ہماری ترقی ہوگی۔ پس جس طرح پہلے زمانہ کی روحانی جماعتوں نے دنیا کی خدمت کی ہے اسی طرح ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم بھی خادم بنیں۔ اور محض خدا تعالیٰ کی خاطر اسلام کی خدمت کریں۔ سیلون میں بہترین خدمت کرنے کے لئے ہمیں اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے اور اس جگہ کی اہم زبان کو سیکھنے کی ضرورت ہے۔ سیلون میں مسلمان عموماً تامل استعمال کرتے ہیں۔ مگر ۶۷ فیصد لوگوں کی زبان سنہلی ہے۔ اور آئندہ سنہلی کو اہم پوزیشن حاصل ہوگی۔ اور اسی کے متعلق خدا تعالیٰ نے ہمارے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ۷ر دسمبر ۱۹۵۲ء کو خدا تعالیٰ کی طرف سے خبر دی گئی تھی کہ سنہلی ہی ایک اہم زبان بن جائیگی۔ اور اس کے معاً بعد اہل سیلون نے مختلف رنگوں سے اس خواب کو پورا کرنے کے نظارے دکھائے ہیں۔ اور اب ہر شخص یہ محسوس کر رہا ہے کہ یہی زبان ایک اہم زبان ہوگی۔

یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے اس اہم زبان میں جماعت احمدیہ کو ہی اسلامی لٹریچر شائع کرنے کی توفیق دی۔ حضور اقدس کا لیکچر "ہمارے رسول" کا ترجمہ شائع ہو کر مقبول عام ہو رہا ہے۔ اور اب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا ترجمہ مکمل ہو کر پریس میں جا رہا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

چوتھی تقریر جناب مولوی محمد تمیم صاحب فاضل (الوری) سیلونی نے فرمائی۔ جس میں انہوں نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان خاتم النبییّن کے متعلق وضاحت فرمائی۔ انہوں نے بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب سے حوالے پڑھ کر سنائے کہ ہم رسول کریم صلعم کو حقیقی خاتم النبییّن ہی مانتے ہیں۔ اور دشمن کی طرف سے ہم پر یہ جھوٹا الزام ہے۔ آپ نے قرآنی آیات و احادیث و کتب مشہورہ سے خاتم النبیین کے معنوں کی تعیین فرمائی۔ اور بتایا کہ اب دنیا میں نیا مذہب لانے والا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اور نہ ہی کوئی ایسا نبی آسکتا ہے جو رسول کریم صلعم کے خلاف ہو۔ البتہ ایسا نبی آسکتا ہے جو اُمتی ہو۔ اور مذہب اسلام کی خدمت کرے۔ ویسے تو آج تک سب غیر احمدی بھی مانتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے آنا ہے۔ پس وہ بھی خاتم النبییّن صلعم کے بعد ہی تشریف لائینگے۔ تو پھر ہم بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ وہ عیسیٰ نبی تشریف لے آئے ہیں۔

پانچویں تقریر جناب عبدالمجید صاحب ایڈیٹر "اسلامیہ سودین" (سیلون میں اسلام

اخبار عالم احمدیت

کبابیر (فلسطین) کا سارا گاؤں احمدیت کی آغوش میں مبلغ ممالک عربیہ کی مساعی حسنہ

مشرقی پنجاب سے جیسے مسلمانوں کا نکاس ہوا اسی طرح فلسطین سے ان کو مجبوراً نکلنا پڑا۔ جس طرح قادیان میں جماعت احمدیہ کا مرکز خاص قائم ہے۔ اسی طرح اخویم مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل اور کبابیر (جماعتی مرکز فلسطین) کے احباب کی ہمت بھی قابل صد تحسین و آفرین ہے۔ یہ سب وہاں قیام رکھتے ہیں۔ اور باوجود یہودی حکومت اسرائیل کے قیام کے اور گوناگوں مشکلات سے دوچار ہونے کے ان کی تبلیغی مساعی سرگرمی سے جاری ہیں۔ چنانچہ گذشتہ دنوں بھارت کی ایک سٹیٹ کے وزیر کے بھائی کو اپریٹو سسٹم کی ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے فلسطین گئے اور وہ کبابیر بھی گئے۔ وہ وہاں کی جماعت احمدیہ کی مساعی اور جرأت و حوصلہ اور فعالیت کو دیکھ کر دنگ رہ گئے۔

احباب یہ خوشخبری سن کر خوش ہونگے کہ گذشتہ فروری میں مکرم چوہدری صاحب موصوف کے ذریعہ بقیہ باون افراد کبابیر کے یکدفعہ بیعت کرکے داخل سلسلہ حقہ ہوگئے ہیں۔ اور اس طرح تمام گاؤں آغوش احمدیت میں آگیا ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

جناب چوہدری صاحب موصوف اٹھارہ سال سے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اس جگہ مقیم ہیں۔

اس عرصہ میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کئی کتب کا عربی میں ترجمہ کیا۔ اور حال ہی میں آپ نے حضور اقدس کی کتاب لیکچر سیالکوٹ کا ترجمہ کرکے شائع کیا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

علاوہ ازیں اسی عرصہ میں آپ نے رسالہ البشریٰ کو بھی جاری رکھا ہوا ہے۔ مرکز کبابیر اس رسالہ و تراجم کتب کے ذریعہ نہ صرف ممالک عربیہ بلکہ دیگر ممالک امریکہ وغیرہ کی عرب آبادی کو بھی احمدیت سے روشناس کرنے میں بہترین کام کر رہا ہے۔

احباب یہاں چوہدری صاحب موصوف اور وہاں کی جماعت کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ عربی خواں احباب کے نام البشریٰ جاری کرائیں۔ اور عربی تراجم غیر احمدی علماء کو دیں۔ البشریٰ کا چندہ بہت ہی قلیل ہے۔ اور دفتر افسر امانت ربوہ اور دفتر محاسب قادیان میں جمع کرایا جاسکتا ہے۔

پتہ:- البشریٰ آفس - جبل کرمل حیفا (اسرائیل)

زلزلہ کوئٹہ میں خدام کی امداد

کوئٹہ (پاکستان) کے حالیہ زلزلوں میں جن لوگوں کو نقصان پہنچا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ کی طرف سے انہیں ہر ممکن امداد پہنچانے کی پوری کوشش کی جاتی رہی ہے چنانچہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ کی ایک رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ مورخہ ۶ مارچ کو ۲۷ خدام کی ایک پارٹی نے موضع کلی عالموں میں وسیع پیمانہ پر کھانے پینے کی خشک اشیاء اور روٹیاں تقسیم کیں۔ ڈاکٹر منیر احمد صاحب خالد نے ۶۰ مریضوں کو بعد معائنہ دوائیں دیں۔ خدام نے دوکانوں کی ازسر نو تعمیر میں گاؤں والوں کا ہاتھ بٹایا۔ گری ہوئی دیواروں کا کئی ٹن ملبہ اٹھا کر گیلیاں زمین میں گاڑیں اور ان پر شیڈ ڈالا۔ ایک دوکان کیلئے ایک فرلانگ کے فاصلہ سے تین نہایت وزنی آہنی قینچیاں شیڈ ڈالنے کیلئے اٹھا کر لائے۔ محمد عظیم نامی ایک غریب شخص کے مکان کا ملبہ صاف کر کے گیلیاں زمین میں گاڑیں۔ مزید سامان فراہم کرلینے پر دوبارہ امداد کا وعدہ کیا گیا۔ ۲۵ عدد خالی بوریاں ان غریبوں کو مہیا کی گئیں۔ جو معمولی قسم کی عارضی جھونپڑیوں میں ٹھہرے ہوئے تھے تاکہ وہ ان سے پردے اور سائبان کا کام لے سکیں۔ گاؤں کے نمبردار لعل محمد شاہ کی درخواست پر ۲۰ بوریاں گاؤں کی مسجد کے لئے دی گئیں۔ خدام کی اس امدادی پارٹی کے ساتھ متعدد دستری صاحبان بھی تھے۔ سب نے ملکر مکانوں کی تعمیر کے سلسلہ میں بہت محنت سے کام کیا اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

✲ پر رسالہ صرف یہی ایک نکلتا ہے۔) نے اپنی تقریر میں بتایا کہ یہ زمانہ بھی ایک مسیح اور مہدی کی آمد کا تقاضا کرتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے حضرت احمد علیہ السلام کو قادیان کی بستی میں مبعوث فرمایا ہے۔

بعدہ سکریٹری صاحب نے جماعت احمدیہ کی گذشتہ مساعی پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ جب سے تحریک جدید کا مشن قائم ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ کی تبلیغ سیلون کے مختلف علاقوں میں پھیل رہی ہے۔ اور بعض حلقوں میں لوگ حلقہ بگوش احمدیت بھی ہو رہے ہیں۔ الحمد للہ۔ دریں اثناء حکیم فضل الٰہی صاحب نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے منظوم کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ بعدہ صاحب صدر نے لمبی اختتامی دعا فرمائی۔

گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ) سے پہلے مسلم اخبار کا اجراء

از مکرم محمد افضل صاحب قریشی قائمقام انچارج احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ بتوسط وکالت تبشیر

آج سے پچاس سال قبل گولڈ کوسٹ میں اسلام کی کیفیت ایک ٹمٹماتے ہوئے چراغ کی مانند تھی۔ جس پر دشمن نظریں جمائے بیٹھے تھے۔ کہ یہ چراغ اب بھی بجھا کہ بجھا۔ نہ صرف معاند اس چراغ کے بجھنے کی امید لگائے بیٹھے تھے۔ بلکہ پوری طاغوتی طاقتیں اس چراغ کو نابود کرنے میں صرف ہو رہی تھیں۔ اور قرآن پاک کی پیشگوئی یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم کا نظارہ پیش کر رہے تھے۔

یہ وہ زمانہ تھا جب اللہ تعالیٰ نے اپنے ازلی ابدی فیصلہ کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ کہ وہ اسلام کو ازسر نو دنیا میں قائم فرمائیں۔ اور دشمنان اسلام جس نور محمدی کو نابود کرنے کے درپے ہیں۔ اس نور کو دنیا میں اجاگر کردیں۔

سو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد گولڈ کوسٹ میں اسلام کا ٹمٹماتا ہوا چراغ ازسر نو طاقت پکڑنے لگا۔ اور اب احمدیت کے ذریعہ وہی چراغ شمس نصف النہار بن کر چمک رہا ہے۔ کجا یہ کہ آج سے تھوڑا عرصہ قبل گولڈ کوسٹ میں مسلمانوں کی کوئی پوزیشن ہی نہ تھی۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گورنمنٹ بھی مسلمانوں کی طرف توجہ کر رہی ہے۔

گذشتہ ماہ اکتوبر میں جماعت احمدیہ اکرا کے زیر اہتمام کمیونٹی سنٹر میں یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خراج تحسین ادا کیا۔ اور اسلام کی پاک اور بے مثال تعلیم کی داد دی۔ اور اس تعجب کا اظہار کرنے سے نہ رک سکے۔ کہ گولڈ کوسٹ میں اسلام اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو حاصل کر رہا ہے۔

گولڈ کوسٹ کے وہ علاقے جہاں کے لوگ مسجد کے لفظ تک سے ناآشنا تھے۔ اب احمدیت اور حقیقی اسلام کے ذریعہ شاندار مساجد پیش کر رہے ہیں سالٹ پانڈ کی احمدیہ مرکزی مسجد مشہور شاہراہ پر واقع ہے۔ روزانہ متعدد کاریں مسجد کے سامنے رک جاتی ہیں۔ اور لوگ اس عظیم الشان مسجد کا فوٹو لیتے ہیں۔

گولڈ کوسٹ میں اسلام کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے باعث اس امر کی شدت سے ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ کہ اس ملک میں باقاعدہ طور پر حقیقی اسلام کو روشناس کرنے کے لئے نیز مسلمانوں میں وحدت اور مسلم حقوق کے تحفظ کیلئے ایک اخبار جاری کیا جائے۔ تاکہ مسلمان گولڈ کوسٹ اس کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ اور اپنے حقوق کی حفاظت کرسکیں۔ سو الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے احمدی مبلغین کو یہ سعادت عطا فرمائی۔ وہ گولڈ کوسٹ میں پہلا اسلامی اخبار "سن رائز" جاری کرسکیں۔ اخبار کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کو پورا کرنے والا ہے۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں اسلام کا سورج مغرب سے طلوع کرے گا۔ یہاں ہم مشرق کی طرف منہ کرکے نمازیں ادا کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم کعبہ سے مغرب کی طرف ہیں۔

اوائل ۱۹۵۴ء میں جب خاکسار نے محترم مکرم مولانا مبشر صاحب امیر گولڈ کوسٹ کے پاکستان رخصت پر جانے کے بعد چارج لیا تھا تو سب سے پہلے سرکلر لیٹر جاری کیا جو اس اخبار کا پیش خیمہ تھا۔ رفتہ رفتہ حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے گولڈ کوسٹ میں "سن رائز" کے اجراء کے لئے درخواست دے دی۔ دسمبر ۱۹۵۴ء میں گورنمنٹ نے اخبار شائع کرنے کی اجازت دی۔ یکم جنوری ۱۹۵۵ء کو سن رائز کا پہلا پرچہ شائع کیا گیا۔

ان مغربی ممالک میں اخبار کا جاری کرنا بالخصوص سرمایہ کے بغیر بہت ہی مشکل امر ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ جو کام بھی کرنا چاہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے آسان فرما دیتا ہے اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی تائید سے حاصل ہوتا ہے۔ جو مبلغین کی ہمت اور جرأت بڑھاتی ہے۔

مکرم و محترم سعود احمد خان صاحب بی۔ اے۔ آنرز۔ بی۔ٹی وائس پرنسپل احمدیہ کالج کماسی فی الحال اس اخبار کے ایڈیٹر ہیں۔ اور کالج کی مصروفیات کے باوجود ایڈیٹری کے فرائض تندہی سے ادا کر رہے ہیں۔ انکے علاوہ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم اور سب مبلغین انکے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔ سردست "سن رائز" ماہانہ پرچہ ہے۔ اور صرف ایک پنس فی پرچہ قیمت ہے۔

احمدیہ پریس گولڈ کوسٹ کے لئے جو انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ پریس کی مشین پہلے سے موجود ہے گذشتہ سال کافی تعداد میں پریس ٹائپس اور دیگر سامان انگلستان سے منگوایا گیا۔ عرصہ تین سال سے ایک احمدی نوجوان احمدیہ مشن کی سکالرشپ پر پریس کے کام کی ٹریننگ لے رہا ہے۔ اب انشاء اللہ عنقریب ہی مناسب بلڈنگ کا انتظام ہو جانے پر احمدیہ پریس جاری کر دیا جائیگا۔ جس سے اسلامی لٹریچر شائع کرنے میں مدد ملے گی۔

بالآخر اپنے پیارے امام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب جماعت کی خدمت میں سن رائز اور احمدیہ مسلم پریس کی کامیابی کیلئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

امانت خاص

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق دفتر محاسب قادیان میں بھی "امانت خاص" کھول جارہی ہے۔ امید ہے احباب ایسا مال جو فوری طور پر ان کو درکار نہیں یا زیورات کی صورت میں ان کے پاس پڑا ہے "امانت خاص" میں جمع کرادیں گے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان ہر امانت دار کو عند الطلب ان کا روپیہ واپس کرنے کی ذمہ وار ہے۔ امانت داروں کو کبھی پہلے دقت ہوئی ہے۔ اور نہ بفضلہٖ تعالیٰ آئندہ ہوگی۔ بلکہ یہ امانت ان کے لئے دین و دنیا میں ثواب عظیم اور سلسلہ کی ترقی کا موجب ہوگی۔

حضور فرماتے ہیں:—

"جو شخص اپنی امانت میں سے دس ہزار یا اس سے زائد لینا چاہے اسے عام طور پر سات دن کا نوٹس دینا ہوگا۔ مگر یہ ضروری نہیں۔ امانت داروں کی ضرورت کے مطابق فوری روپیہ بھی ادا کر دیا جائے گا۔ مگر جو لوگ چند سو یا ہزار لینا چاہیں گے ان کو بغیر کسی نوٹس کے فوری طور پر روپیہ ادا ہو جائے گا۔"

"اور چونکہ یہ ایک موقت امانت ہوگی جس کے لئے سات دن کے نوٹس کی شرط ہوگی۔ یہ قرضہ بن جائیگا۔ اور زکوٰۃ سے آزاد ہو جائے گا۔ احباب اپنی اولاد کی ترقی کی خاطر ان کی تعلیم اور بیٹیوں کی خاطر اپنی آمدن میں سے تھوڑی ہو یا بہت پس انداز کرنے کی عادت ڈالیں۔"

قادیان کے بعض احباب نے بھی اس تحریک میں شرکت کی ہے۔ امید ہے باہر کی جماعتوں کے احباب بھی اس کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اسمیں شمولیت فرمائیں گے۔ قطرہ قطرہ دریا بن جاتا ہے۔ اسلئے یہ خیال نہ کیا جائے کہ ہماری پس انداز کی جانے والی رقم بہت قلیل ہے۔ اسلئے اسکے اس امانت میں رکھنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ بلکہ حضور کے ارشاد کے مطابق زیادہ سے زیادہ رقم اس امانت میں جمع کرواکر ثواب حاصل کریں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

تحریک درویش فنڈ میں وصولی ماہ فروری ۱۹۵۵ء

کی فہرست اور اعلانِ دُعاء

جن احباب کی طرف سے ماہ فروری ۱۹۵۵ء میں درویش فنڈ کی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں وصول ہوئی ہیں۔ ان کی اسم وار فہرست ذیل میں شائع کی جارہی ہے۔ احباب دعاء فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان مخلصین کے اموال اور اولاد میں برکت ڈالے اور مزید خدمات کے مواقع عطاء فرمائے آمین۔

اس فنڈ کی ضرورت اور اہمیت کے متعلق قبل ازیں مختلف اوقات میں بذریعہ اخبار بدر اور جماعتی و انفرادی رنگ میں تحریکات کرتے ہوئے توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ ناظر بیت المال قادیان

(۱) مکرم حیدر خاں صاحب منجانب جماعت احمدیہ بھدرواہ کشمیر -/۶ (۲) مکرم عبد الحمید صاحب عارف بذریعہ شیخ عبد القدیر صاحب قادیان -/۵ (۳) مکرم حکیم الدین خاں صاحب کیرنگ -/۲ (۴) مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ -/۱۱۰ (۵) مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ والدہ منیر احمد صاحب اہلیہ سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ -/۲۰ (۶) مکرمہ ایک مخلصہ خاتون صاحبہ بذریعہ سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ -/۲۰ (۷) مکرم ڈاکٹر محمد لطیف صاحب جے پور -/۶۰ (۸) مکرم ڈاکٹر محمد سعید صاحب جے پور -/۴۰ (۹) مکرم محمد احمد حسین صاحب سعید وکیل شوراپور -/۳ (۱۰) مکرم جلال الدین خاں صاحب او۔ ایم۔ پی کٹک -/۵ (۱۱) مکرم شیخ مسعود صاحب دولیا کیرنگ -/۵ (۱۲) مکرم بی احمد صاحب سکریٹری مال جماعت احمدیہ پینگاڈی -/۵ (۱۳) مکرم ایم ابراہیم صاحب جماعت احمدیہ پینگاڈی -/۵ (۱۴) مکرم ایم ابراہیم کٹی صاحب جماعت احمدیہ پینگاڈی -/۱ (۱۵) مکرم مولوی عبد المطلب صاحب مبلغ منجانب جماعت احمدیہ نصرت پور -/۸/۱ (۱۶) مکرم شمس الحق صاحب پسر ماسٹر قمر علی احمد صاحب سمبل پور -/۲ (۱۷) مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب سکریٹری مال منجانب جماعت احمدیہ حیدرآباد -/۸/۲۵ (۱۸) مکرم محمد صدیق صاحب سکریٹری مال منجانب جماعت احمدیہ کرڈاپلی -/۳ (۱۹) مکرم ایم محی الدین کنجو صاحب جماعت احمدیہ کیرو تاگاپلی -/۳ (۲۰) مکرمہ پی۔ کے ربیعہ بی بی صاحبہ جماعت احمدیہ کیرو تاگاپلی -/۳ (۲۱) مکرم آر۔ محمد کنجو صاحب سکریٹری مالی جماعت احمدیہ کیرو تاگاپلی -/۱۵ (۲۲) مکرم محمد احمد صاحب غوری سکریٹری مال منجانب جماعت احمدیہ کلکتہ -/۸ — میزان = -/۳۴۸ (ناظر بیت المال)

وصیتیں

نوٹ:— وصیتیں منظوری سے پہلے اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی شکایت ہو تو دفتر بذا کو مطلع کیا جا سکے۔

نمبر ق ۱۳۱۷۸ منکہ نسیم اختر النساء بیگم صاحبہ زوجہ بشیر احمد صاحب مہار قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن حال قادیان ڈاکخانہ خاص۔ ضلع گورداسپور۔ مشرقی پنجاب انڈیا۔ آج بتاریخ ۱۳ مئی ۱۹۵۴ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ پانچسو روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اور زیورات مندرجہ ذیل ہے۔ گلا بند چار تولے قیمت -/۴۰۰ روپیہ۔ کڑے چار تولے قیمت -/۴۰۰ روپیہ۔ کلپ ایک تولہ قیمت -/۱۰۰ روپیہ کانٹے ۱¼ تولہ قیمت -/۱۲۵ روپیہ انگوٹھیاں تین عدد ۱۰ ماشے قیمت -/۸۰ روپیہ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ اس کے علاوہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا کوئی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر آئندہ کوئی جائیداد میرے قبضہ میں آئے تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی العبد نسیم اختر النساء بیگم بقلم خود ۱۳/۵/۵۴ گواہ شد۔ بشیر احمد مہار خاوند موصیہ موصی نمبر ۱۰۶۲۱ گواہ شد فتح محمد گجراتی ساکن بہشتی مقبرہ موصی نمبر ۱۰۲۹ قادیان ۱۳/۵/۵۴۔

نمبر ق ۱۳۱۷۹ منکہ سیدہ رضیہ بیگم صاحبہ زوجہ سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن رسول پور۔ ڈاکخانہ کوٹ۔ ضلع کٹک۔ صوبہ اڑیسہ۔ آج بتاریخ ۱۴ اپریل ۱۹۵۳ء کو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے خاوند کے ذمہ گیارہ سو روپیہ مہر کا ہے۔ اور مندرجہ ذیل زیور میرے پاس ہیں۔ زیورات بارہ تولہ جن کی قیمت -/۲۰۰ روپیہ بنتی ہے۔ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نمبر ۲ مجھے میرے خاوند کی طرف سے دس روپیہ ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد میری وفات پر ثابت ہو۔ یا اپنی زندگی میں پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد سیدہ رضیہ بیگم احمدی موصیہ۔ گواہ شد سید فضل عمر ککی (خاوند موصیہ) خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ گواہ شد مرزا ظہیر الدین منور احمد انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ق ۱۳۱۸۰ منکہ نعمت اللہ غوری ولد محمد اسماعیل صاحب غوری۔ قوم مسلمان احمدی پیشہ تجارت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ضلع گلبرگہ ریاست حیدرآباد دکن۔ آج بتاریخ ۲۲ اگست ۱۹۵۴ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ اور نہ منقولہ ہے۔ صرف مجھے اس وقت بصورت ملازمت خانگی مبلغ -/۷۵ روپے ماہوار تنخواہ ملتے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات کے وقت جسقدر جائیداد میری ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ المرقوم ۲۲ اگست ۱۹۵۴ء العبد نعمت اللہ غوری گواہ شد محمد اسماعیل وکیل یادگیر گواہ شد سیٹھ محمد عبد الحی احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر۔

نمبر ق ۱۳۱۸۱ منکہ ایس۔ ایم یوسف صاحب۔ ولد شیخ داؤد صاحب۔ قوم شیخ۔ پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۴۶ء سکنہ حال بمبئی۔ آج بتاریخ ۴ اگست ۱۹۵۴ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ ہاں میری آمد ماہوار بصورت تجارت اس وقت چالیس روپے ماہوار ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اگر میرے فوت ہونے پر میری کوئی اور جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ۔ العبد، (دستخط حروف انگریزی) ایس۔ ایم۔ یوسف بمبئی۔ ۴/۸/۵۴۔ گواہ شد شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بمبئی ۴/۸/۵۴۔ گواہ شد (دستخط حروف انگریزی) محمد زین الدین صاحب آف پینگاڈی حال بمبئی۔ ۴/۸/۵۴۔

چندہ سفرِ یورپ

احباب کرام! حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ چند روز تک سفر یورپ پر بغرض علاج تشریف لے جا رہے ہیں۔ ہر مخلص احمدی بدل و جان اس امر کا متمنی ہے کہ حضور کو جلد صحتِ کاملہ عطا ہو تا حضور از سرِ نو عملاً جماعت کی قیادت شروع فرمائیں۔ اور سلسلہ کے لئے دن دونی رات چوگنی ترقیات کا موجب ہوں۔ یہ چندہ حضور کے ہمراہ دفتر کے عملہ کے اخراجات کے لئے ازبس ضروری ہے۔

قادیان کے جن احباب نے حضور کا پیغام سُنکر نقد چندہ ادا کیا ہے۔ اُن کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے:۔

(ناظر بیت المال قادیان)

(۱) محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل معہ اہل و عیال ‎-/۲۰۰
(۲) محترم حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی ‎-/۴
(۳) ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ‎-/۱۰۰
اہلیہ صاحبہ و بچگان وسیمہ قدسیہ و آصفہ ‎-/۵
بچگان رشید الدین۔ حمید الدین۔ بشیر الدین ‎-/۸/۱
(۴) مکرم حاجی فضل محمد صاحب کپورتھلوی ‎-/۵
(۵) 〃 شیخ غلام [illegible] جیلانی صاحب ‎-/۲۰
(۶) 〃 مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب ‎-/۱۰
مکرمہ امۃ المنان صاحبہ ریحانہ اہلیہ اول 〃 ‎-/۵
〃 بشیر خاتون صاحبہ اہلیہ ثانی 〃 ‎-/۵
بچگان مرزا صاحب موصوف ‎-/۵
(۷) مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ایم۔ سی (کیپٹن) ‎-/۲۵
محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ 〃 ‎-/۲۵
(۸) مکرم قریشی ممتاز احمد صاحب ہاشمی ‎-/۵
(۹) 〃 مولوی عطاء اللہ صاحب ‎-/۵
مکرمہ والدہ صاحبہ 〃 ‎-/۴
(۱۰) مکرم حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری ‎-/۵
(۱۱) 〃 عزیز احمد صاحب منصوری ‎-/۵
(۱۲) 〃 دفعدار محمد عبد اللہ صاحب ‎-/۵
(۱۳) 〃 چوہدری عبد الحق صاحب ‎-/۵
(۱۴) 〃 محمد ابراہیم صاحب خالب ‎-/۵
(۱۵) 〃 چوہدری عبد القدیر صاحب ‎-/۶
(۱۶) 〃 ملک نذیر احمد صاحب پشاوری ‎-/۱
(۱۷) 〃 ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب محمدی (کشمیر) ‎-/۵
(۱۸) 〃 عبد السلام صاحب [illegible] (کشمیر) ‎-/۱
(۱۹) 〃 مولوی عبد الحمید صاحب دکاندار ‎-/۳
〃 چوہدری عبد الباری صاحب پسر 〃 ‎-/۱
(۲۰) 〃 مستری دین محمد صاحب ننگلی ‎-/۲
(۲۱) 〃 عبد الحمید صاحب شیخوپوری ‎-/۲
(۲۲) 〃 میاں صدر الدین صاحب مسجد فضل (صحابی) ‎-/۲
(۲۳) 〃 مرزا محمد زمان صاحب ‎-/۵
(۲۴) مکرم طیب علی صاحب بنگالی ‎-/۲
(۲۵) 〃 ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب ‎-/۴
〃 بشیر احمد صاحب پسر 〃 ‎-/۱۲/۱
(۲۶) 〃 حافظ عبد العزیز صاحب ننگلی و صوفی علی محمد صاحب لوہار ‎-/۵
(۲۷) 〃 ملک خیر دین صاحب ‎-/۱
(۲۸) مکرم محمد شریف صاحب شیخوپوری ‎-/۲
(۲۹) 〃 عبد الاحد خان صاحب افغان ‎۵/۱۲/۳
(۳۰) 〃 گیانی بشیر احمد ناصر ‎-/۲
(۳۱) 〃 چوہدری فضل احمد صاحب نمبردار ‎-/۱۰
(۳۲) 〃 مستری ہدایت اللہ صاحب ‎-/۱۰
(۳۳) 〃 ایک غیر مسلم دوست ‎-/۱
(۳۴) 〃 بابا اللہ بخش صاحب ‎-/۶/۹
(۳۵) 〃 مولوی عبد الواحد صاحب دکاندار ‎-/۳
(۳۶) 〃 عبد الرحیم خان صاحب افغانی ‎-/۵
(۳۷) 〃 حافظ اللہ دین صاحب ‎-/۲
(۳۸) مکرمہ اہلیہ صاحبہ محمد عبد اللہ صاحب باشنگی ‎-/۲/-
(۳۹) مکرم منشی محمد سلطان صاحب بھیروی ‎-/۲
(۴۰) 〃 محمد شریف صاحب گجراتی ‎-/۲
(۴۱) 〃 محمد شفیع صاحب عابد و ساعی عبد الرحمٰن صاحب ‎-/۸/-
(۴۲) 〃 بھائی اللہ دین صاحب شاہدروی (صحابی) ‎-/۵
(۴۳) 〃 بابا اللہ دتا صاحب ‎-/۵
(۴۴) 〃 سید جمیل احمد صاحب مونگھیری ‎-/۱
(۴۵) 〃 نور محمد صاحب پونچھی ‎-/۵
(۴۶) 〃 بابا شیخ احمد صاحب ‎-/۵
(۴۷) 〃 چوہدری محمود احمد صاحب مبشر ‎-/۲
(۴۸) 〃 بابا محمد دین صاحب ‎-/۱۰
(۴۹) 〃 محمد صادق صاحب ننگلی ‎-/۱
(۵۰) 〃 محمد اسمٰعیل صاحب ننگلی ‎-/۱
(۵۱) 〃 مولوی بشیر احمد صاحب بانگروی ‎-/۵
مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ 〃 ‎-/۲
بچگان شبیر احمد۔ امۃ العزیز و امۃ النصیر منصورہ ‎-/۳
(۵۲) مکرم نذیر احمد صاحب ٹیلر ‎-/۸/-
(۵۳) 〃 مولوی بشیر احمد صاحب خادم ‎-/۴۰
مکرمہ عطیہ بیگم صاحبہ اہلیہ 〃 ‎-/۱۵
(۵۴) مکرم چوہدری حسن دین صاحب (صحابی) ‎-/۱
(۵۵) 〃 بابا سلطان احمد صاحب (صحابی) ‎-/۱
(۵۶) 〃 بابا جلال الدین صاحب ‎-/۱
مکرمہ عالم بی بی صاحبہ اہلیہ 〃 ‎-/۱
(۵۷) مکرم بابا غلام محمد صاحب (صحابی) ‎-/۱
(۵۸) 〃 چوہدری محمد احمد صاحب ‎-/۲
مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ 〃 ‎-/۲
(۵۹) مکرم جمیل احمد صاحب امروہوی ‎-/۵
اہلیہ محترمہ 〃 و ہمشیرہ برکت علی صاحب ‎-/۱۰
(۶۰) مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ٹیلر ‎-/۵
(۶۱) 〃 میاں عبد الرحیم صاحب دیانت ‎-/۲
(۶۲) 〃 قریشی یونس احمد صاحب اسلم ‎-/۲
(۶۳) 〃 مولوی عبد القادر صاحب دہلوی ‎-/۱
(۶۴) 〃 مولوی محمد صادق صاحب عارف ‎-/۲
(۶۵) 〃 مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل بقاپوری ‎-/۵
(۶۶) 〃 بشیر احمد صاحب سونگھڑوی ‎-/۱
(۶۷) 〃 مرزا بشیر احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ‎-/۴
〃 مرزا محمد یوسف صاحب پسر 〃 ‎-/۱
(۶۸) 〃 مظہر حسین صاحب مع اہلیہ صاحبہ ‎-/۴
(۶۹) 〃 سید شہامت علی صاحب ‎-/۸/-
(۷۰) 〃 محمد عمر صاحب مالابلدی ‎-/۱
(۷۱) 〃 فضل الرحمٰن صاحب ‎-/۱
(۷۲) 〃 عبد العظیم صاحب جلد ساز ‎-/۴
(۷۳) 〃 مستری محمد دین صاحب مع اہل و عیال ‎-/۲۰
(۷۴) 〃 مولوی برکت علی صاحب گجراتی ‎-/۵۰
(۷۵) 〃 عبد الرحیم صاحب سندھی ‎-/۴
(۷۶) 〃 منشی عبد الرحیم صاحب فانی ‎-/۱
(۷۷) 〃 چوہدری محمود احمد صاحب عارف ‎-/۱
(۷۸) 〃 عبد الرحمٰن صاحب فیاض کشمیری ‎-/۶/-
(۷۹) 〃 خلیل الرحمٰن صاحب ‎-/۱
(۸۰) 〃 سید عبد المعبود صاحب ‎-/۵
(۸۱) 〃 سید محمد سرور صاحب ‎-/۱
(۸۲) 〃 میاں محمد اسمٰعیل صاحب مددگار کارکن ‎-/۵
(۸۳) 〃 قاضی عطاء الرحمٰن صاحب عباسی ‎-/۱
(۸۴) 〃 محمود احمد صاحب مالاباری ‎-/۱۰
(۸۵) 〃 چوہدری بدر الدین صاحب عامل ‎-/۲
(۸۶) 〃 چوہدری عبد الرشید صاحب نیاز مع اہلیہ صاحبہ ‎-/۲
(۸۷) 〃 بھائی شیر محمد صاحب تاجر (صحابی) ‎-/۱
(۸۸) 〃 بابا بھاگ صاحب قادیانی ‎-/۲/-
(۸۹) 〃 مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر ‎-/۳
(۹۰) 〃 عبد الحفیظ صاحب حیدرآبادی طالب علم ‎-/۱
(۹۱) 〃 احمد حسین صاحب 〃 〃 ‎-/۱
(۹۲) 〃 عارف الدین صاحب 〃 〃 ‎-/۱
(۹۳) 〃 محمد کریم الدین صاحب 〃 〃 ‎-/۲
(۹۴) 〃 بشیر احمد صاحب 〃 〃 ‎-/۱
(۹۵) مکرم شمس الدین صاحب حیدرآبادی طالبعلم ‎-/۱
(۹۶) 〃 جمیل احمد صاحب 〃 〃 ‎-/۱
(۹۷) 〃 حنیف احمد صاحب 〃 〃 ‎-/۱
(۹۸) 〃 عبد اللطیف صاحب ملکانہ 〃 ‎-/۱
(۹۹) 〃 رشید احمد صاحب 〃 〃
(۱۰۰) 〃 شہادت حسین صاحب بہاری 〃 ‎-/۳
(۱۰۱) 〃 عبد العزیز صاحب کشمیری ‎-/۱
(۱۰۲) 〃 غلام ربانی صاحب ‎-/۲
(۱۰۳) 〃 احمد دین صاحب ‎-/۳
(۱۰۴) 〃 شیخ محمد ابراہیم صاحب ‎-/۱
(۱۰۵) 〃 سید بشیر احمد صاحب مونگھیری طالب علم ‎-/۴/۱
(۱۰۶) 〃 عبد الکریم صاحب ناصر آبادی ‎-/۱
(۱۰۷) 〃 بشیر احمد خان صاحب ‎-/۱
(۱۰۸) 〃 محمد یوسف صاحب زیروی ‎-/۱
(۱۰۹) 〃 بہادر خان صاحب ‎-/۱
(۱۱۰) 〃 حافظ عبد الرحمٰن صاحب ‎-/۱/-
(۱۱۱) 〃 چوہدری سردار محمد صاحب ‎-/۱
(۱۱۲) 〃 چوہدری منور علی صاحب ‎-/۱۰
مکرمہ و محترمہ کنیز بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری منور علی صاحب ‎-/۵
(۱۱۳) مکرم چوہدری عمر الدین صاحب ‎-/۱
مکرمہ عصمت النساء بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عمر الدین صاحب ‎-/۱
(۱۱۴) مکرم چوہدری شریف احمد صاحب ڈوگر ‎-/۱
مکرمہ ماشاءاللہ رکھی صاحبہ اہلیہ چوہدری شریف احمد صاحب ڈوگر ‎-/۸/-
(۱۱۵) مکرم مستری عبد الغفور صاحب ‎-/۲
(۱۱۶) 〃 بابا کرم الٰہی صاحب ‎-/۱
(۱۱۷) 〃 چوہدری سکندر خان صاحب ‎-/۱
(۱۱۸) 〃 چوہدری حسن دین صاحب ‎-/۱
(۱۱۹) 〃 قریشی فضل حق صاحب ‎-/۱
(۱۲۰) مکرم بابا خدا بخش صاحب طفل والا ‎-/۵
(۱۲۱) مکرم ولی الدین صاحب حیدرآبادی طالبعلم ‎-/۵

درخواست دُعاء

میرا چھوٹا بھائی قریشی عبد الشکور باسط مقیم کراچی کو عرصہ ڈیڑھ ماہ سے گردن کے پیچھے رسولی نکلی ہوئی ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب کرام سے عزیز موصوف کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا کی درخواست ہے۔

(قریشی عبد القادر اعوان درویش ۔۔۔ قادیان)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

الہ آباد۔ ۲۲ مارچ آج بعد دوپہر آنند بھون میں مقامی اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ بھاری صنعتوں کے بغیر کوئی بھی ملک دنیا میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ لیکن بھارت کے لئے تو یہ صنعتیں اور بھی ضروری ہیں۔ کیونکہ بھارت اقتصادی طور پر پسماندہ ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ اس وقت ہمارے ملک کو عوام کا معیارِ زندگی بلند کرنے اور بے کاری ختم کرنے کا مسئلہ درپیش ہے۔ اور ہمیں بہت سی ایسی اشیاء درکار ہیں جو کہ صرف بھاری صنعتوں ہی میں تیار ہو سکتی ہیں۔ لہذا اگر ہم نے آزاد اور خود مختار رہنا ہے تو ایسی صنعتوں کا اجراء ازبس ضروری ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان بھاری صنعتوں کے جاری ہونے سے بہت زیادہ اشخاص کو روزگار نہ ملے لیکن ہمارے سامنے مسئلہ یہ ہے کہ بھاری ہلکی اور گھریلو صنعتوں کا توازن قائم رکھا جائے۔ زیادہ سے زیادہ بیکاروں کو کام دینے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ گھریلو دستکاریاں اور چھوٹے پیمانے کی صنعتیں قائم کی جائیں۔ لیکن بھاری صنعتوں سے ہی ہمیں وہ تمام سامان مل سکتا ہے جو کہ گھریلو دستکاریوں کو مطلوب ہے۔ ایسی حالت میں بھاری صنعتوں کے قیام سے ہی گھریلو صنعتیں ترقی کر سکتی ہیں۔ کیونکہ بھاری صنعتوں سے ہمیں گھریلو دستکاریوں کے لئے بجلی اوزار مشینیں اور دوسرا ضروری سامان ملک سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

الہ آباد۔ ۲۳ مارچ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے آج کانگرسی ورکروں کی میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے انہیں تلقین کی کہ انہیں چھوٹے چھوٹے اور باہمی جھگڑوں میں اپنی طاقت اور وقت ضائع نہ کرنا چاہیئے۔ بلکہ انہیں اپنے ملک کی بہبودی اور بہتری کیلئے تعمیری سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔

کیلیفورنیا۔ ۲۲ مارچ امریکن میرین کور نے اعلان کیا ہے کہ ریڈیو سے چلنے والے اس راکٹ کا تجربہ کامیاب رہا ہے جو ہر قسم کے موسم میں تمام اقسام کے ہوائی جہازوں کو تباہ کر سکتا ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ راکٹ جیٹ ہوائی جہاز سے دشمن کے ہوائی جہاز پر ایسے طریقہ سے پھینکا گیا جس سے کہ اسے بادلوں میں بھی گذر مل گیا۔

نئی دہلی۔ ۲۲ مارچ آج لوک سبھا میں وقفہ سوالات کے وقت ریونیو اور دفاعی اخراجات کے وزیر شری اے۔ سی گوہا نے بتایا کہ ۵۶-۱۹۵۵ء کے دوران میں بھارت کو ۹۶ کروڑ روپے کی غیر ملکی امداد ملے گی۔ انہوں نے بتایا کہ ۵۲-۱۹۵۱ء سے ۵۵-۱۹۵۴ء تک بھارت کو ایک ارب ۵۵ کروڑ روپے کی امداد منظور ہوئی۔ اس کے علاوہ امریکہ نے بھارت کو ادھار گندم دی اور بین الاقوامی بنک نے بھی تعمیر نو کیلئے قرضہ دیا۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ یہ کہنا مشکل ہے کہ دوسرے پانسالہ پلان کے دوران بھارت کو کتنی غیر ملکی امداد ملے گی۔ لیکن یہ کہا جا سکتا ہے کہ بھارت کو غیر ملکی امداد برابر ملتی رہے گی۔

واشنگٹن۔ ۲۳ مارچ امریکہ نے نئے مالی سال میں بھارت کو ½ ۶ کروڑ ڈالر قرضہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ½ ۴ کروڑ کی پہلی قسط پانچسالہ پلان کی ترقی کیلئے استعمال ہوگی۔ شرح سود ۴ روپے سالانہ مقرر ہوئی ہے۔ اور ادائیگی کے لئے ۴۰ برس کی مہلت دی گئی ہے۔

الہ آباد۔ ۲۳ مارچ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے یہاں ایک تقریر میں کہا کہ پانچ چھ مہینوں میں دوسرا پانچسالہ پلان بھی مرتب ہو جائے گا۔ آئندہ ترقی کی ہر سکیم کا مقصد عوام کا معیارِ زندگی بلند کرنا اور بے کاری کو ختم کرنا ہوگا۔ ہم نے سوشلسٹ طرز کا ایسا سماج قائم کرنے کا تہیہ کر لیا ہے جس میں عوام کی ضروریات پوری ہو سکیں۔ اور وہ اپنے رہن سہن کو اونچا کر سکیں۔ مجھے یقین ہے کہ اگلے دس گیارہ برسوں میں بیکاری مکمل طور پر ختم ہو جائے گی۔ بین الاقوامی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے شری نہرو نے کہا کہ بین الاقوامی صورت حال بڑی نازک ہے۔ لیکن جنگ شروع ہو گئی تو بھارت اس میں شامل نہیں ہوگا۔ بھارت باسیوں کو ہر خطرہ کا مقابلہ کرنے کیلئے اقتصادی مضبوطی پیدا کرنی چاہیئے۔ ملک کی حقیقی طاقت اقتصادی مضبوطی میں پنہاں ہے۔ اور ہمیں اقتصادی مضبوطی جلد از جلد حاصل کرنی چاہیئے۔

اوم پنیہہ۔ ۲۴ مارچ کمبوڈیا کے راجکمار نرودتم نے بھارت کے دورہ سے واپسی پر اعلان کیا کہ بھارت نے کمبوڈیا کی آزادی اور سلامتی کے تحفظ کا وعدہ کیا ہے۔ اور وہ اسے ہر امداد دینے کو تیار رہے۔

لاہور۔ ۲۴ مارچ۔ لاہور ہائیکورٹ نے راولپنڈی کے مشہور فوجی سازش کیس کے اسیروں کی طرف سے دی گئی ہیبس کارپس درخواستوں پر غور کرتے ہوئے ۸ ملزموں کو عارضی ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ رہا ہونے والوں کے نام یہ ہیں۔ میجر جنرل اکبر خاں۔ کرنل فیض احمد فیض کرنل لطیف خاں لفٹنٹ کرنل نیاز احمد۔ میجر ہاشم خاں اور میجر اسحاق احمد۔ ہائیکورٹ نے درخواستوں کی آئندہ سماعت کے سلسلہ میں آئندہ سوموار کی تاریخ مقرر کی ہے۔

نئی دہلی۔ ۲۴ مارچ۔ آج لوک سبھا میں وقفہ سوالات کے وقت پردھان منتری کے پارلیمنٹری سیکرٹری شری سعادت علی خاں نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ گذشتہ جنوری میں بھارت اور پاکستان میں کرکٹ میچ دیکھنے کے لئے تقریباً ۲۳ ہزار بھارتی عارضی پرمٹوں پر لاہور گئے۔ انہوں نے شری رگھو ویر کو بتایا کہ لندن میں بھارتی ہائی کمشنر کے دفتر کے عملہ پر ۸۵ لاکھ ۱۵ ہزار روپے خرچ ہوئے۔

نئی دہلی۔ ۲۴ مارچ۔ بھارت کی وزارت خوراک و زراعت نے گندم کو چھوڑ کر دیگر اناج کی قیمت مستحکم بنانے کے لئے مزید اقدام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں چنے کو جس کی قیمتیں بہت گر گئی ہیں ترجیح دینے کا فیصلہ کیا ہے اور اس کی برآمد کی فی الفور اجازت دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے امید ہے کہ انگلینڈ چنے کافی تعداد میں منگوائیگا مرکزی حکومت کو امید ہے کہ اب گندم کی قیمتیں ۱۰ روپے سے کم نہ ہونگی۔ اور بمبئی اور کلکتہ کے تاجر ۱۱ روپے فی من کے حساب سے پیپسو اور پنجاب سے گندم خریدنے کے لئے تیار ہوں گے۔

حضور ایدہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاعات

۱۸ مارچ بوقت ساڑھے سات بجے شام۔ آج حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ حضور کمرے کے اندر اور برآمدے میں کئی مرتبہ ٹہلے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ شام کے وقت بلڈ پریشر ۱۲۸ تھا۔ عصر کے بعد حضور سیر کے لئے تشریف لے گئے اور وہاں کچھ چہل قدمی فرمائی۔

۱۹ مارچ بوقت ۹ بجے صبح۔ الحمد للہ رات حضور کو نیند اچھی آگئی۔ صبح عام طبیعت اچھی ہے۔ بلڈ پریشر ۱۱۵ ہے۔

۲۰ مارچ ساڑھے دس بجے صبح۔ کل دن بھر حضور کی عام طبیعت اچھی رہی۔ شام کے قریب کچھ ضعف محسوس ہوا۔ مگر یہ کیفیت اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلد دور ہو گئی۔ بعد دوپہر لاہور سے ڈاکٹر محمود الحسن صاحب ہومیوپیتھ حضور کو دیکھنے آئے۔ انہوں نے بھی بعد معائنہ دل کی حالت تسلی بخش بتائی۔ رات حضور کو نیند اچھی آگئی۔ صرف وسط رات ایک گھنٹہ کے لئے حضور کی آنکھ کھل گئی۔ پھر اچھی نیند آگئی۔ صبح عام طبیعت اچھی ہے۔

۲۱ مارچ سوا دس بجے صبح۔ کل دن بھر حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ مگر شام کے قریب کچھ ضعف محسوس ہوتا تھا۔ رات حضور کو نیند اچھی آگئی۔ صبح طبیعت اچھی ہے۔

۲۳ ربوہ سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے قادیان بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کراچی جانے کے لئے لاہور روانہ ہو گئے۔

۲۴ مارچ۔ ایک دوست کے لاہور سے آنے پر معلوم ہوا کہ آج حضور کراچی روانہ ہونے والے تھے۔ اور وہاں سے حضور یورپ کے سفر پر روانہ ہو جائیں گے۔

احباب اپنے پیارے آقا کی صحتِ کاملہ عاجلہ اور سفر میں ہر طرح بخیریت رہنے کے لئے نہایت دردِ دل سے مسلسل دُعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کا اور تمام قافلہ کا حافظ و ناصر ہو۔

ھو نعم المولیٰ و نعم النّصیر